قُلۡ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۚ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ (آل عمران 74)

روزنامہ

الفضل
لندن

مدیر: ابو سعید

Online Edition

بدھ 17/ اگست 2022ء | 19/ محرم 1444ء ہجری قمری | 17/ ظہور 1401ہجری شمسی | جلد:4 | شمارہ:172

ارشاد باری تعالیٰ

وَمَاۤ اَرۡسَلۡنٰکَ اِلَّا رَحۡمَۃً لِّلۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۱۰۸﴾
(الانبیاء: 108)

ترجمہ: اور ہم نے تجھے نہیں بھیجا مگر تمام جہانوں کے لئے رحمت کے طور پر۔

لَعَلَّکَ بَاخِعٌ نَّفۡسَکَ اَلَّا یَکُوۡنُوۡا مُؤۡمِنِیۡنَ ﴿۴﴾
(الشعراء: 4)

ترجمہ: شاید تو اپنی جان کو ہلاکت میں ڈالے گا کہ وہ کیوں نہیں مومن ہوتے۔

فرمان رسولؐ

درود شریف کا اجر

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ وَاحِدَۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْرًا

(صحیح مسلم کتاب الصلاۃ حدیث نمبر 408)

جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجے اللہ تعالیٰ اس پر دس دفعہ رحمت نازل کرتا ہے۔

فرمان خلیفہ وقت

آنحضور ﷺ کا معجزہ

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کے ان معیاروں نے صحابہ میں کیا انقلاب پیدا کیا، یہ بیان فرماتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’میں بڑے زور سے کہتا ہوں کہ خواہ کیسا ہی پکّا دشمن ہو اور خواہ وہ عیسائی ہو یا آریہ جب وہ ان حالات کو دیکھے گا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے عرب کے تھے اور پھر اس تبدیلی پر نظر کرے گا جو آپ کی تعلیم اور تاثیر سے پیدا ہوئی تو اسے بے اختیار آپ کی حقّانیت کی شہادت دینی پڑے گی۔ موٹی سی بات ہے کہ قرآن مجید نے ان کی پہلی حالت کا تو یہ نقشہ کھینچا ہے۔ (آپ کے ماننے والے جو عرب کے لوگ تھے ان کی پہلی حالت کا تو یہ نقشہ کھینچا ہے کہ) یَاۡکُلُوۡنَ کَمَا تَاۡکُلُ الۡاَنۡعَامُ (محمد:13) (یعنی اس طرح کھاتے ہیں جس طرح جانور کھاتے ہیں۔ جانوروں والی حالت ہے۔)‘‘ یہ تو ان کی کفر کی حالت تھی۔ پھر جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک تاثیرات نے ان میں تبدیلی پیدا کی تو ان کی یہ حالت ہوگئی یَبِیۡتُوۡنَ لِرَبِّہِمۡ سُجَّدًا وَّ قِیَامًا (الفرقان:65) یعنی وہ اپنے رب کے حضور سجدہ کرتے ہوئے اور قیام کرتے ہوئے راتیں کاٹ دیتے ہیں‘‘۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ’’جو تبدیلی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عرب کے وحشیوں میں کی اور جس گڑھے سے نکال کر جس بلندی اور مقام تک انہیں پہنچایا اس ساری حالت کے نقشہ کو دیکھنے سے بے اختیار ہو کر انسان رو پڑتا ہے کہ کیا عظیم الشان انقلاب ہے جو آپ نے کیا‘‘۔ آپ فرماتے ہیں کہ ’’دنیا کی کسی تاریخ اور کسی قوم میں اس کی نظیر نہیں مل سکتی۔ یہ نری کہانی نہیں۔ یہ واقعات ہیں جن کی سچائی کا ایک زمانہ کو اعتراف کرنا پڑا ہے‘‘

(ملفوظات جلد 9 صفحہ 144-145 ایڈیشن 1984ء)

(خطبہ جمعہ یکم دسمبر 2017ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحات قلم

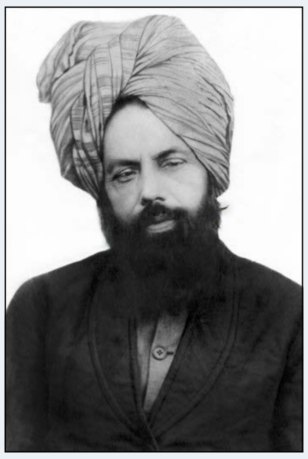

ایک عالم کا عالم مَرا ہوا اس کے آنے سے زندہ ہوگیا

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

’’وہ انسان جس نے اپنی ذات سے اپنی صفات سے اپنے افعال سے اپنے اعمال سے اور اپنے روحانی اور پاک قویٰ کے پُر زور دریا سے کمال تام کا نمونہ علماً و عملاً و صدقاً و ثباتاً دکھلایا اور انسان کامل کہلایا......وہ انسان جو سب سے زیادہ کامل اور انسان کامل تھا اور کامل نبی تھا اور کامل برکتوں کے ساتھ آیا جس سے روحانی بعث اور حشر کی وجہ سے دنیا کی پہلی قیامت ظاہر ہوئی اور ایک عالم کا عالم مَرا ہوا اس کے آنے سے زندہ ہوگیا وہ مبارک نبی **حضرت خاتم الانبیاء امام الاصفیاء ختم المرسلین فخر النبیین جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم** ہیں۔ اے پیارے خدا اس پیارے نبی پر وہ رحمت اور درود بھیج جو ابتداء دنیا سے تُو نے کسی پر نہ بھیجا ہو۔‘‘

(اتمام الحجہ، روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 308)

درود شریف سے لذت، انشراح اور حیات قلب

’’درود شریف کے پڑھنے کی مفصل کیفیت پہلے لکھ چکا ہوں...... کسی تعداد کی شرط نہیں۔ اس قدر پڑھا جائے کہ کیفیت صلوٰۃ سے دل مملو ہو جائے۔ اور ایک انشراح اور لذت اور حیات قلب پیدا ہوجائے۔ اور اگر کسی وقت کم پیدا ہو۔ تب بھی بے دل نہیں ہونا چاہئے۔ اور کسی دوسرے وقت کا منتظر رہنا چاہئے۔ اور انسان کو وقت صفا ہمیشہ میسر نہیں آسکتا سو جس قدر میسر آوے۔ اس کو کبریت احمر سمجھے۔ اور اس میں دل وجان سے مصروفیت اختیار کرے۔‘‘

(مکتوبات احمد یہ جلد اول صفحہ 26 پرانا ایڈیشن)

درود شریف حصول استقامت اور قبولیت دعا کا ذریعہ ہے

’’رسول اللہ ﷺ کی محبت کے ازدیاد اور تجدید کے لئے ہر نماز میں درود شریف کا پڑھنا ضروری ہوگیا۔ تا کہ اس دعا کی قبولیت کے لئے استقامت کا ایک ذریعہ ہاتھ آئے۔...درود شریف جو حصول استقامت کا ایک زبردست ذریعہ ہے بکثرت پڑھو۔ مگر نہ رسم اور عادت کے طور پر بلکہ رسول اللہ ﷺ کے حسن اور احسان کو مدنظر رکھ کر اور آپ کے مدارج اور مراتب کی ترقی کے لئے اور آپ کی کامیابیوں کے واسطے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ قبولیت دعا کا شیریں اور لذیذ پھل تم کو ملے گا۔‘‘

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 38ایڈیشن 1988ء)

اس شمارہ میں

حسین ایسا کہ سب حسینوں سے بالاتر ہے (منظوم)
احکام خداوندی
دعا، ربوبیت اور عبودیت کا ایک کامل رشتہ ہے (مسیح موعودؑ)
تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جاسکتا ہے
میاں بیوی کو صبر اور برداشت کی عادت ڈالنے کی ضرورت ہے
تلخیص صحیح بخاری سوالاً و جواباً
کیا جانور بھی خودکشی کرتے ہیں؟

دربارِ خلافت

آسمانوں پر متقیوں کے اعمال

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرشتوں کا ایک چھٹا گروہ ایک اور بندے کے اعمال لے کر آسمانوں کی طرف بلند ہوا اور پہلے پانچ دروازوں میں سے گزرتا ہوا چھٹے آسمان تک پہنچ گیا۔ یہ اعمال ایسے تھے جن میں روزہ بھی تھا، نماز بھی تھی، زکوٰۃ بھی تھی، حج اور عمرہ بھی تھا اور فرشتوں نے سمجھا کہ یہ سارے اعمال خدا تعالیٰ کے حضور میں بڑے مقبول ہونے والے ہیں لیکن جب وہ چھٹے آسمان پر پہنچے تو وہاں کے دربان فرشتے نے کہا ٹھہر جاؤ آگے مت جاؤ۔ اِنَّہٗ کَانَ لَا یَرْحَمُ اِنْسَانًا مِنْ عِبَادِاللّٰہِ کہ یہ شخص خدا تعالیٰ کے بندوں میں سے کسی بندے پر رحم نہیں کیا کرتا تھا اور خدا تعالیٰ نے مجھے یہاں اس لئے کھڑا کیا ہے کہ جن اعمال میں بے رحمی کی آمیزش ہو میں اُنہیں اس دروازے سے نہ گزرنے دوں۔ تم واپس لوٹو اور ان اعمال کو اس شخص کے منہ پر یہ کہہ کر مارو کہ تمہارا اپنی زندگی میں یہ طریق ہے کہ تم خدا تعالیٰ کے بندوں پر رحم کرنے کی بجائے ظلم کرتے ہو۔ خدا تعالیٰ تم پر رحم کرتے ہوئے تمہارے یہ اعمال کیسے قبول کرے۔ جب تم رحم نہیں کرتے تو اللہ تعالیٰ بھی تم پر رحم نہیں کرے گا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کچھ اور فرشتے ایک بندے کے اعمال لے کر آسمان کے بعد آسمان اور دروازے کے بعد دروازے سے گزرتے ہوئے ساتویں آسمان پر پہنچ گئے۔ ان اعمال میں نماز بھی تھی، روزے بھی تھے، فقہ اور اجتہاد بھی تھا اور وَرَع بھی تھا، (یعنی پرہیز گاری بھی تھی) اور فرمایا کہ لَھَا دَوِیٌّ کَدَوِیِّ النَّحْلِ وَضَوْءٌ کَضَوْءِ الشَّمْسِ کہ ان اعمال سے شہد کی مکھیوں کی آواز جیسی آواز آتی تھی یعنی وہ فرشتے گنگنا رہے تھے کہ ہم بڑی اچھی چیز خدا تعالیٰ کے حضور میں پیش کرنے کے لئے جا رہے ہیں اور وہ اعمال سورج کی روشنی کی طرح چمک رہے تھے۔ اُن کے ساتھ تین ہزار فرشتے تھے۔ گویا وہ اعمال اتنے زیادہ اور بھاری تھے کہ تین ہزار اُن کے خوان کو اُٹھائے ہوئے تھے۔

جب وہ ساتویں آسمان کے دروازے پر پہنچے تو دربان فرشتے نے جو وہاں مقرر تھا کہا ٹھہرو، تم آگے نہیں جا سکتے تم واپس جاؤ اور ان اعمال کو اُس شخص کے منہ پر مارو اور اُس کے دل پر تالا لگا دو کیونکہ مجھے خدا تعالیٰ نے یہ حکم دیا ہے کہ مَیں اُس کے حضور ایسے اعمال پیش نہ کروں جن سے خالصۃً خدا تعالیٰ کی رضا مطلوب نہ ہو اور اُن میں کوئی آمیزش ہو۔ اُس شخص نے یہ اعمال غیر اللہ کی خاطر کئے۔ یہ شخص فقیہوں کی مجالس میں بیٹھ کر اور فخر سے گردن اونچی کر کے تفقّہ اور اجتہاد کی باتیں کرتا ہے تا اُن کے اندر اُسے ایک بلند مرتبہ اور شان حاصل ہو۔ اس نے یہ اعمال میری رضا کی خاطر نہیں کئے، بلکہ محض لاف زنی کے لئے کئے ہیں۔ وَذِکْرًا عِنْدَ الْعُلَمَاءِ وَصِیْتًا فِی الْمَدَآئِنِ۔ اُس کی غرض یہ تھی کہ وہ دنیا میں ایک بڑے بزرگ کی حیثیت سے مشہور ہو جائے، علماء کی مجالس میں اُس کا ذکر ہو۔ وہ کام جو خالصاً خدا تعالیٰ کے لئے نہ ہو اور اُس میں ریاء کی ملونی ہو، وہ خدا تعالیٰ کے حضور مقبول نہیں۔ فرشتے نے کہا کہ مجھے حکم ملا ہے کہ میں ایسے اعمال کو آگے نہ گزرنے دوں۔ تم واپس جاؤ اور ان اعمال کو اُس شخص کے منہ پر دے مارو۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کچھ اور فرشتے ایک بندے کے اعمال لے کر آسمانوں کی طرف بلند ہوئے اور ساتوں آسمانوں کے دربان فرشتوں نے اُنہیں گزرنے دیا۔ اُنہیں ان اعمال پر کوئی اعتراض نہیں تھا۔ ہر آسمان کا جو دربان تھا اُس نے کہا کہ اس کے اعمال ٹھیک ہیں، ظاہری لحاظ سے بالکل ٹھیک ہیں، گزرنے دیا۔ ان اعمال میں زکوٰۃ بھی تھی، روزے بھی تھے، نماز بھی تھی، حج بھی تھا، عمرہ بھی تھا، اچھے اخلاق بھی تھے، ذکرِ الٰہی بھی تھا اور جب وہ فرشتے ان اعمال کو خدا تعالیٰ کے حضور میں لے جانے کے لئے روانہ ہوئے تو آسمانوں کے فرشتے اُن کے ساتھ ہو لئے اور وہ تمام دروازوں میں سے گزرتے ہوئے خدا تعالیٰ کے دربار میں پہنچ گئے۔ وہ فرشتے خدا تعالیٰ کے سامنے کھڑے ہو گئے اور کہا: اے ہمارے رب! تیرا یہ بندہ ہر وقت تیری عبادت میں مصروف رہتا ہے اور ہم اس کے ہر عمل کی، نیک عمل کی، اخلاص کی گواہی دیتے ہیں۔ وہ بڑی نیکیاں کرتا ہے اور اپنے تمام اوقاتِ عزیزہ کو تیری اطاعت میں خرچ کر دیتا ہے۔ یہ بڑا ہی مخلص بندہ ہے۔ اس میں کوئی عیب نہیں ہے۔ غرض انہوں نے اس شخص کی بڑی تعریف کی۔ خدا تعالیٰ نے فرمایا۔ اَنْتُمُ الْحَفَظَۃُ عَلٰی عَمَلِ عَبْدِیْ کہ تمہیں تو میں نے اعمال کی حفاظت اور اُنہیں تحریر کرنے کے لئے مقرر کیا ہے، تم صرف انسان کے، اس بندے کے، ظاہری اعمال کو دیکھتے ہو اور اُنہیں لکھ لیتے ہو۔ پھر فرمایا وَأَنَا الرَّقِیْبُ عَلٰی قَلْبِہٖ کہ میں اپنے بندے کے دل کو دیکھتا ہوں۔ اس بندے نے یہ اعمال بجا لا کر میری رضا نہیں چاہی تھی بلکہ اس کی نیت اور ارادہ کچھ اور ہی تھا۔ وہ میرے علاوہ کسی اَور کو خوش کرنا چاہتا تھا۔ فَعَلَیْہِ لَعْنَتِیْ۔ اس پر میری لعنت ہو۔ اس پر تمام فرشتے پکار اُٹھے۔ عَلَیْہِ لَعْنَتُكَ وَلَعْنَتُنَا کہ اے ہمارے رب! اس پر تیری بھی لعنت ہے اور ہماری بھی لعنت ہے۔ اور اس پر ساتوں آسمانوں اور اُن میں رہنے والی ساری مخلوق نے اس پر لعنت کرنی شروع کر دی، یا اس پر لعنت کرنی شروع کر دے گی۔

(خطبہ جمعہ 20/ ستمبر 2013ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

حسین ایسا کہ سب حسینوں سے بالا تر ہے

یہ وہ زمیں ہے جو سب زمینوں سے بالاتر ہے
کہ اس کو حاصل نگیں، نگینوں سے بالا تر ہے

زباں ایسی کہ شہد جس سے مٹھاس مانگے
حسین ایسا کہ سب حسینوں سے بالاتر ہے

ہے اس میں عشقِ محمدؐ کا چراغ روشن
ہمارا سینہ تمہارے سینوں سے بالاتر ہے

جسے قرینہ ہے نعت کہنے کا، معتبر ہے
کہ یہ قرینہ سبھی قرینوں سے بالاتر ہے

خدا کی نصرت بجز اطاعت نہ ہو گی ممکن
یہ پہلا زینہ تمام زینوں سے بالاتر ہے

جواد جاذل

دعا کا تحفہ

اپنے اور اولاد کے قیام عبادت اور والدین نیز عام مومنوں کی مغفرت کی دعا

حضرت ابن جریج کہا کرتے تھے کہ ابراہیمی امت ہمیشہ عبادت پر قائم رہی علامہ شعبی کہتے تھے کہ حضرت نوح اور ابراہیم علیہم السلام نے عام مومن مردوں اور عورتوں کی بخشش کی جو دعا کی ہے اس سے جتنی خوشی مجھے ہوتی ہے وہ دنیا جہان کے مال و دولت ملنے سے بھی نہ ہوتی۔

(تفسیر الدر المنثور للسیوطی جلد 4 صفحہ 46)

رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوۃِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ ۖ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ﴿۴۱﴾ رَبَّنَا اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ۔

(ابراہیم: 41-42)

(اے) میرے رب! مجھے اور میری اولاد (میں سے ہر ایک) کو عمدگی سے نماز ادا کرنے والا بنا۔ (اے) ہمارے رب! (ہم پر فضل کر) اور میری دعا قبول فرما۔ اے میرے رب! جس دن حساب ہونے لگے اس دن مجھے اور میرے والدین کو اور تمام مومنوں کو بخش دے۔

(قرآنی دعائیں از خزینۃ الدعا مرتبہ علامہ ایچ ایم طارق ایڈیشن 2014ء صفحہ 31-32)

مرسلہ: عائشہ چوہدری۔ جرمنی

صبیحہ محمود۔ جرمنی

احکام خداوندی

اللہ کے احکام کی حفاظت کرو۔ (الحدیث)

قسط 49

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

''جو شخص قرآن کے سات سو حکم میں سے ایک چھوٹے سے حکم کو بھی ٹالتا ہے وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے بند کرتا ہے۔''

(کشتی نوح)

اصلاح و ارشاد (حصہ 1)

''تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔'' (حضرت مسیح موعودؑ)

اللہ سے رحمت آنے پر خوشی کا اظہار کرنا

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدۡ جَآءَتۡكُمۡ مَّوۡعِظَةٌ مِّنۡ رَّبِّكُمۡ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوۡرِ ۙ وَهُدًى وَّرَحۡمَةٌ لِّلۡمُؤۡمِنِيۡنَ ﴿۵۸﴾ قُلۡ بِفَضۡلِ اللّٰهِ وَبِرَحۡمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلۡيَفۡرَحُوۡا ؕ هُوَ خَيۡرٌ مِّمَّا يَجۡمَعُوۡنَ ﴿۵۹﴾

(یونس: 58-59)

اے انسانو! یقیناً تمہارے پاس تمہارے ربّ کی طرف سے نصیحت کی بات آچکی ہے اسی طرح جو (بیماری) سینوں میں ہے اس کی شفا بھی۔ اور مومنوں کے لئے ہدایت اور رحمت بھی۔

تُو کہہ دے کہ (یہ) محض اللہ کے فضل اور اس کی رحمت سے ہے۔ پس اس پر چاہئے کہ وہ بہت خوش ہوں۔ وہ اُس سے بہتر ہے جو وہ جمع کرتے ہیں۔

علماء اور مربیان کے فرائض میں سے ایک فرض

اصلاح و ارشاد

لَوۡلَا يَنۡهٰٮهُمُ الرَّبّٰنِيُّوۡنَ وَالۡاَحۡبَارُ عَنۡ قَوۡلِهِمُ الۡاِثۡمَ وَاَكۡلِهِمُ السُّحۡتَ ؕ لَبِئۡسَ مَا كَانُوۡا يَصۡنَعُوۡنَ ﴿۶۳﴾

(المائدہ: 64)

کیوں نہ ربّانیوں نے اور (کلام اللہ کی حفاظت پر مقرر) علماء نے انہیں گناہ کی بات کہنے اور ان کے حرام کھانے سے روکا۔ یقیناً بہت ہی برا ہے جو وہ کیا کرتے تھے۔

ہدایت اور نیکی کی طرف بُلانا اور ترغیب دینا

وَجَعَلۡنٰهُمۡ اَئِمَّةً يَّهۡدُوۡنَ بِاَمۡرِنَا وَاَوۡحَيۡنَاۤ اِلَيۡهِمۡ فِعۡلَ الۡخَيۡرٰتِ وَاِقَامَ الصَّلٰوةِ وَاِيۡتَآءَ الزَّكٰوةِ ۚ وَكَانُوۡا لَنَا عٰبِدِيۡنَ ﴿۷۴﴾

(الانبیاء: 74)

اور ہم نے انہیں ایسے امام بنایا جو ہمارے حکم سے ہدایت دیتے تھے اور ہم انہیں اچھی باتیں کرنے اور نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ دینے کی وحی کرتے تھے۔ اور وہ ہماری عبادت کرنے والے تھے۔

مومنوں کو بار بار نصیحت کرنے کا حکم

وَّذَكِّرۡ فَاِنَّ الذِّكۡرٰى تَنۡفَعُ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ﴿۵۶﴾

(الذّٰریٰت: 56)

اور تُو نصیحت کرتا چلا جا۔ پس یقیناً نصیحت مومنوں کو فائدہ پہنچاتی ہے۔

فَذَكِّرۡ ؕ اِنَّمَاۤ اَنۡتَ مُذَكِّرٌ ﴿۲۲﴾ لَسۡتَ عَلَيۡهِمۡ بِمُصَيۡطِرٍ ﴿۲۳﴾

(الغاشیہ: 22-23)

پس بکثرت نصیحت کر۔ تُو محض ایک بار بار نصیحت کرنے والا ہے۔ تُو ان پر داروغہ نہیں۔

لوگوں کو نیک باتیں سنانا

طَاعَةٌ وَّقَوۡلٌ مَّعۡرُوۡفٌ

(محمد: 22)

(ان کا اصل طریق تو یہ ہونا چاہئے تھا کہ وہ کہتے) ہمارا کام تو اطاعت کرنا اور (لوگوں) کو نیک باتیں سنانا ہے۔

(نوٹ: حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے اس کا ترجمہ یوں کیا ہے ''اطاعت اور معروف بات چاہئے'')

عملی نمونہ

قَالَ يٰقَوۡمِ اَرَءَيۡتُمۡ اِنۡ كُنۡتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنۡ رَّبِّىۡ وَرَزَقَنِىۡ مِنۡهُ رِزۡقًا حَسَنًا ؕ وَمَاۤ اُرِيۡدُ اَنۡ اُخَالِفَكُمۡ اِلٰى مَاۤ اَنۡهٰٮكُمۡ عَنۡهُ

(ھود: 89)

اس نے کہا اے میری قوم! مجھے بتاؤ تو سہی کہ اگر میں اپنے ربّ کی طرف سے ایک روشن حجت پر قائم ہوں اور وہ مجھے اپنی جناب سے پاکیزہ رزق عطا کرتا ہے (پھر بھی کیا میں وہی کروں جو تم چاہتے ہو)۔ جبکہ میں کوئی ارادہ نہیں رکھتا کہ جن باتوں سے تمہیں منع کرتا ہوں خود میں وہی کرنے لگ جاؤں۔

کثرت سوال سے ممانعت

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَسۡـــَٔلُوۡا عَنۡ اَشۡيَآءَ اِنۡ تُبۡدَ لَكُمۡ تَسُؤۡكُمۡ ۚ وَاِنۡ تَسۡـــَٔلُوۡا عَنۡهَا حِيۡنَ يُنَزَّلُ الۡقُرۡاٰنُ تُبۡدَ لَكُمۡ ؕ عَفَا اللّٰهُ عَنۡهَا ؕ وَاللّٰهُ غَفُوۡرٌ حَلِيۡمٌ ﴿۱۰۲﴾

(المائدہ: 102)

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! ایسی چیزوں کے متعلق سوال نہ کیا کرو کہ اگر وہ تم پر ظاہر کر دی جائیں تو وہ تمہیں تکلیف میں ڈال دیں۔ اور اگر تم ان کے متعلق سوال کرو گے جب قرآن نازل ہو رہا ہے تو وہ تم پر کھول دی جائیں گی۔ اللہ نے ان سے صرفِ نظر کیا ہے اور اللہ بہت بخشنے والا (اور) بردبار ہے۔

کام کا آغاز بسم اللہ سے کرنا

قَالَتۡ يٰۤاَيُّهَا الۡمَلَؤُا اِنِّىۡۤ اُلۡقِىَ اِلَىَّ كِتٰبٌ كَرِيۡمٌ ﴿۳۰﴾ قَالَتۡ يٰۤاَيُّهَا الۡمَلَؤُا اِنِّىۡۤ اُلۡقِىَ اِلَىَّ كِتٰبٌ كَرِيۡمٌ ﴿۳۰﴾

(النمل: 30-31)

(یہ خط دیکھ کر) اس (ملکہ) نے کہا اے سردارو! میری طرف یقیناً ایک معزز خط بھیجا گیا ہے۔ یقیناً وہ سلیمان کی طرف سے ہے اور وہ یہ

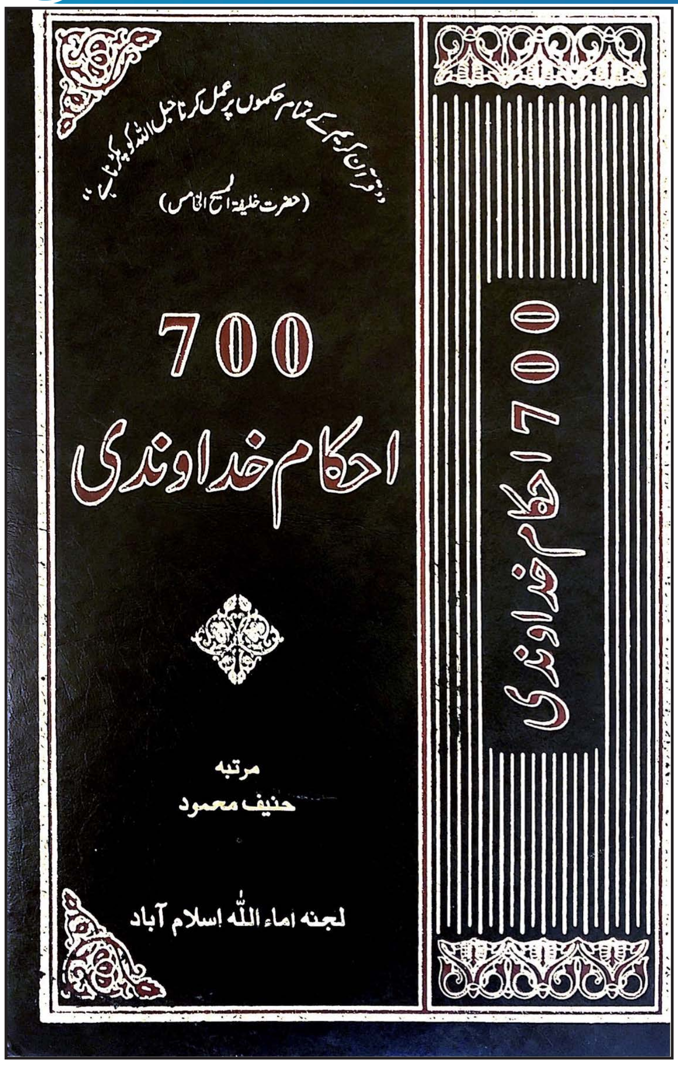

ہے: اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

فرقہ بندی کی ممانعت

وَلَا تَكُوۡنُوۡا مِنَ الۡمُشۡرِكِيۡنَ ﴿۳۲﴾ مِنَ الَّذِيۡنَ فَرَّقُوۡا دِيۡنَهُمۡ وَكَانُوۡا شِيَعًا ؕ كُلُّ حِزۡبٍۢ بِمَا لَدَيۡهِمۡ فَرِحُوۡنَ ﴿۳۳﴾

(الروم: 32-33)

اور مشرکوں میں سے نہ ہو۔ (یعنی) اُن میں سے (نہ ہو) جنہوں نے اپنے دین کو تقسیم کر دیا اور وہ فرقہ فرقہ (ہو چکے) تھے۔ ہر گروہ (والے) جو اُن کے پاس تھا اُس پر اترا رہے تھے۔

بھائی بھائی بن کر رہو اور افتراق پیدا نہ کرو

اِذۡ كُنۡتُمۡ اَعۡدَآءً فَاَلَّفَ بَيۡنَ قُلُوۡبِكُمۡ فَاَصۡبَحۡتُمۡ بِنِعۡمَتِهٖۤ اِخۡوَانًا

(آل عمران:104)

جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے تو اس نے تمہارے دلوں کو آپس میں باندھ دیا اور پھر اس کی نعمت سے تم بھائی بھائی ہو گئے۔

وَلَا تَكُوۡنُوۡا كَالَّذِيۡنَ تَفَرَّقُوۡا وَاخۡتَلَفُوۡا مِنۡۢ بَعۡدِ مَا جَآءَهُمُ الۡبَيِّنٰتُ

(آل عمران:106)

اور ان لوگوں کی طرح نہ ہو جو الگ الگ ہو گئے اور انہوں نے اختلاف کیا۔ بعد اس کے کہ اُن کے پاس کھلے کھلے نشانات آچکے تھے۔

دین کی مضبوطی اور فرقہ بندی سے اجتناب

شَرَعَ لَكُمۡ مِّنَ الدِّيۡنِ مَا وَصّٰى بِهٖ نُوۡحًا وَّالَّذِىۡۤ اَوۡحَيۡنَاۤ اِلَيۡكَ وَمَا وَصَّيۡنَا بِهٖۤ اِبۡرٰهِيۡمَ وَمُوۡسٰى وَعِيۡسٰٓى اَنۡ اَقِيۡمُوا الدِّيۡنَ وَلَا تَتَفَرَّقُوۡا فِيۡهِ

(الشوریٰ:14)

اُس نے تمہارے لئے دین میں سے وہی احکام جاری کئے ہیں جن کا اس نے نوح کو بھی تاکیدی حکم دیا تھا۔ اور جو ہم نے تیری طرف وحی کیا ہے اور جس کا ہم نے ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ کو بھی تاکیدی حکم دیا تھا، وہ یہی تھا کہ تم دین کو مضبوطی سے قائم کرو اور اس بارہ میں کوئی اختلاف نہ کرو۔

بقیہ صفحہ 12 پر

حسنیٰ مقبول احمد۔امریکہ

دعا، ربوبیت اور عبودیت کا ایک کامل رشتہ ہے(مسیح موعودؑ)

قسط 40

اگر کوئی تقدیر معلق ہو تو دعا اور صدقات اس کو ٹلا دیتی ہیں

تقدیر دو قسم کی ہوتی ہے۔ ایک کا نام معلق ہے اور دوسری کو مبرم کہتے ہیں۔ اگر کوئی تقدیر معلق ہو تو دعا اور صدقات اس کو ٹلا دیتی ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس تقدیر کو بدل دیتا ہے اور مبرم ہونے کی صورت میں وہ صدقات اور دعا اس تقدیر کے متعلق کچھ فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔ ہاں وہ عبث اور فضول بھی نہیں رہتی۔ کیونکہ یہ اللہ تعالےٰ کی شان کے خلاف ہے۔ وہ اس دعا اور صدقات کا اثر اور نتیجہ کسی دوسرے پیرایہ میں اس کو پہنچا دیتا ہے۔بعض صورتوں میں ایسا بھی ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کسی تقدیر میں ایک وقت تک توقف اور تاخیر ڈال دیتا ہے۔

قضاء معلق اور مبرم کا ماخذ اور پتہ قرآن کریم ہی سے ملتا ہے۔گو یہ الفاظ نہیں۔مثلاً قرآن میں فرمایا ہے۔ ادعونی استجب لکم (المومن:61) دعا مانگو میں قبول کروں گا۔ اب یہاں سے معلوم ہوتا ہے کہ دعا قبول ہوسکتی ہے اور دعا سے عذاب ٹل جاتا ہے اور ہزار ہا کیا کُل کام دعا سے نکلتے ہیں۔ یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ اللہ تعالےٰ کا کُل چیزوں پر قادرانہ تصرف ہے۔ وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ اس کے پوشیدہ تصرفات کی لوگوں کو خواہ خبر ہو یا نہ ہو مگر صدہا تجربہ کاروں کے وسیع تجربے اور ہزار ہا دردمندوں کی دعاؤں کے صریح نتیجے بتلا رہے ہیں کہ اس کا ایک پوشیدہ اور مخفی تصرف ہے۔ وہ جو چاہتا ہے محو کرتا ہے اور جو چاہتا ہے اثبات کرتا ہے۔ ہمارے لئے یہ ضروری امر نہیں کہ اس کہ تہہ تک پہنچنے اور اس کی کُنہ اور کیفیت کو معلوم کرنے کی کوشش کریں جبکہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ ایک شے ہونے والی ہے۔ اس لئے ہم کو جھگڑے اور بحث میں پڑنے کی کچھ حاجت نہیں۔ خدا تعالیٰ نے انسان کی قضاء و قدر کو مشروط بھی رکھا ہے جو توبہ،خشوع وخضوع سے ٹل سکتی ہیں۔ جب کسی قسم کی تکلیف اور مصیبت انسان کو پہنچتی ہے تو وہ فطرتاً اور طبعًا اعمال حسنہ کی طرف رجوع کرتا ہے۔ اپنے اندر ایک قلق اور کرب محسوس کرتا ہے جو اسے بیدار کرتا اور نیکیوں کی طرف کھینچے لئے جاتا ہے اور گناہ سے ہٹاتا ہے۔جس طرح پر ہم ادویات کے اثر کو تجربہ کے ذریعہ سے پالیتے ہیں اسی طرح پر ایک مضطرب الحال انسان جب خدائے تعالےٰ کے آستانہ پر نہایت تذلّل اور نیستی کے ساتھ گرتا ہے اور ربّی ربّی کہہ کر اس کو پکارتا اور دعائیں مانگتا ہے تو وہ رویا صالحہ یا الہام صحیحہ کے ذریعہ سے ایک بشارت اور تسلی پالیتا ہے۔ میں نے اپنے ساتھ بارہا اللہ تعالیٰ کا یہ معاملہ دیکھا ہے کہ جب میں نے کرب وقلق سے کوئی دعا مانگی۔ اللہ تعالےٰ نے مجھے رویا کے ذریعہ سے آگاہی بخشی۔ ہاں قلق اور اضطرار اپنے بس میں نہیں ہوتا۔ اس کا انشاء بھی فعلِ الٰہی ہے۔حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ جب صبر اور صدق سے دعا انتہا کو پہنچے تو وہ قبول ہوجاتی ہے۔ دعا، صدقہ اور خیرات سے عذاب کا ٹلنا ایک ایسی ثابت شدہ صداقت ہے جس پر ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی کا اتفاق ہے اور کروڑہا صلحاء اتقیاء اور اولیاء اللہ کے ذاتی تجربے اس امر پر گواہ ہیں۔

نماز کیا ہے؟ یہ ایک خاص دعا ہے۔ مگر افسوس ہے کہ لوگ اس کو بادشاہوں کا ٹیکس سمجھتے ہیں۔ نادان اتنا نہیں جانتے کہ بھلا خدائے تعالےٰ کو ان باتوں کی کیا حاجت ہے۔ اس کی غناء ذاتی کو اس بات کی کیا حاجت ہے کہ انسان دعا اور تسبیح اور تہلیل میں مصروف ہو۔ بلکہ اس میں انسان کا اپنا ہی فائدہ ہے کہ وہ اس طریق سے اپنے مطلب کو پہنچ جاتا ہے... میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ سے نہایت سوز اور ایک جوش کے ساتھ یہ دعا مانگنی چاہیئے کہ جس طرح اور پھلوں اور اشیاء کی طرح طرح کی لذتیں عطا کی ہیں نماز اور عبادت کا بھی ایک بار مزا چکھا دے۔ کھایا ہوا یاد رہتا ہے۔ دیکھو اگر کوئی شخص کسی خوبصورت کو ایک سرور کے ساتھ دیکھتا ہے تو وہ اسے خوب یاد رکھتا ہے اور پھر اگر کسی بدشکل اور مکروہ ہیئت کو دیکھتا ہے تو اس کی ساری حالت اس کے بالمقابل مجسم ہوکر سامنے آجاتی ہے۔ ہاں اگر کوئی تعلق نہ ہو تو کچھ یاد نہیں رہتا۔ اسی طرح بے نمازوں کے نزدیک نماز ایک تاوان ہے کہ ناحق صبح اٹھ کر سردی میں وضو کرکے خواب راحت کو چھوڑ کر اور کئی قسم کی آسائشوں کو چھوڑ کر پڑھنی پڑتی ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ اسے بیزاری ہے وہ اس کو سمجھ نہیں سکتا۔ اس لذت اور راحت سے جو نماز میں ہے اس کو اطلاع نہیں ہے۔ پھر نماز میں لذت کیونکر حاصل ہو... یہ جو فرمایا ہے کہ اِنَّ الۡحَسَنٰتِ یُذۡهِبۡنَ السَّیِّاٰتِ یعنی نیکیاں یا نماز بدیوں کو دور کرتی ہے یا دوسرے مقام پر فرمایا ہے کہ نماز فواحش اور برائیوں سے بچاتی ہے اور ہم دیکھتے ہیں کہ باوجود نماز پڑھنے کے پھر بدیاں کرتے ہیں اس کا جواب یہ ہے کہ وہ نماز پڑھتے ہیں مگر نہ روح اور راستی کے ساتھ۔ وہ صرف رسم اور عادت کے طور پر ٹکریں مارتے ہیں۔ ان کی روح مردہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کا نام حسنات نہیں رکھا۔ اور یہاں جو حسنات کا لفظ رکھا اور الصلوٰۃ کا لفظ نہیں رکھا باوجودیکہ معنی وہی ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ تا نماز کی خوبی اور حسن و جمال کی طرف اشارہ کرے کہ وہ نماز بدیوں کو دور کرتی ہے جو اپنے اندر ایک سچائی کی روح رکھتی ہے اور فیض کی تاثیر اس میں موجود ہے وہ نماز یقیناً یقیناً برائیوں کو دور کر دیتی ہے۔ نماز نشست و برخاست کا نام نہیں۔ نماز کا مغز اور روح وہ دعا ہے جو ایک لذت اور سرور اپنے اندر رکھتی ہے۔ ارکان نماز دراصل روحانی نشست و برخاست کے اظلال ہیں... یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ یہ نماز جو اپنے اصلی معنوں میں نماز ہے دعا سے حاصل ہوتی ہے۔ غیر اللہ سے سوال کرنا مومنانہ غیرت کے صریح اور سخت مخالف ہے کیونکہ یہ مرتبہ دعا کا اللہ ہی کے لئے ہے۔ جب تک انسان پورے طور پر حنیف ہو کر اللہ تعالیٰ ہی سے سوال نہ کرے اور اسی سے نہ مانگے سچ سمجھو کہ حقیقی طور پر وہ سچا مومن اور سچا مسلمان کہلانے کا مستحق نہیں... میں اس امر کو پھر تاکید سے کہتا ہوں۔ افسوس ہے مجھے وہ لفظ نہیں ملتے جس میں مَیں غیر اللہ کی طرف رجوع کرنے کی برائیاں بیان کرسکوں۔ لوگوں کے پاس جا کر منت و خوشامد کرتے ہیں۔ یہ بات خدائے تعالےٰ کی غیرت کو جوش میں لاتی ہے (کیونکہ یہ تو لوگوں کی نماز ہے) پس وہ اس سے ہٹتا اور اسے دور پھینک دیتا ہے۔ میں موٹے الفاظ میں اس کو بیان کرتا ہوں گو یہ امر اس طرح پر نہیں ہے مگر فوراً سمجھ میں آسکتا ہے۔ کہ جیسے ایک مرد غیور کی غیرت تقاضا نہیں کرتی کہ وہ اپنی بیوی کو کسی غیر کے ساتھ تعلق پیدا کرتے ہوئے دیکھ سکے اور جس طرح پر وہ مرد ایسی حالت میں اس نابکار عورت کو واجب القتل سمجھتا بلکہ بسا اوقات ایسی وارداتیں ہوجاتی ہیں ایسا ہی جوش اور غیرت الوہیت کی ہے۔ جب عبودیت اور دعا خاص اسی ذات کے مدمقابل ہیں وہ پسند نہیں کرسکتا کہ کسی اور کو معبود قرار دیا جائے یا پکارا جائے۔

پس خوب یاد رکھو اور پھر یاد رکھو! کہ غیر اللہ کی طرف جھکنا خدا سے کاٹنا ہے۔ نماز اور توحید کچھ ہی ہو (کیونکہ توحید کے عملی اقرار کا نام ہی نماز ہے) اسی وقت بے برکت اور بے سود ہوتی ہے جب اس میں نیستی اور تذلل کی روح اور حنیف دل نہ ہو! سنو وہ دعا جس کے لئے۔ اُدۡعُوۡنِیۡۤ اَسۡتَجِبۡ لَکُمۡ(المومن:61) فرمایا ہے اس کے لئے یہی سچی روح مطلوب ہے اگر اس تضرع اور خشوع میں حقیقت کی روح نہیں تو وہ ٹیں ٹیں سے کم نہیں۔

(ملفوظات جلد 9صفحہ 1-12 ایڈیشن 1984ء)

ایڈیٹر کے نام خط

• مکرمہ فہمیدہ بٹ۔جرمنی سے لکھتی ہیں۔

الفضل کا شمارہ آن لائن پڑھنے کا جب بھی موقع ملے تو معلومات میں اضافہ کے ساتھ ساتھ مختلف تحریرات کا لطف اور ادبی چاشنی بھی محسوس ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو مزید ہمت عطا فرمائے تا کہ قارئین کو بہترین مضامین پڑھنے کے مواقع ملتے رہیں۔ خاکسار نے منظوم کلام کہنے کی کوشش کی ہے جو حمد کی صورت میں ہدیہ قارئین ہے۔

خدا ہی خدا ہے جدھر دیکھ لے تو
زمیں آسماں کیا قمر دیکھ لے تو

یہ دریا، سمندر، دہر دیکھ لے تو
یہ کون و مکاں کیا نگر دیکھ لے تو

اماوس کی کالی کیا رات ہو وہ
یاں صبحِ طلوعِ سحر دیکھ لے تو

بدلتی رتوں میں چھپی ہے خدائی
نسیمِ صبا کیا ابر دیکھ لے تو

ہیں قوسِ قزح میں نہائے ہوئے جو
گلوں سے مزین شجر دیکھ لے تو

ہو جنگل بیاں باں یاں صحرا کوئی ہو
یہ خوشبو کے جھونکے، ثمر دیکھ لے تو

وہی وہ ہے پنہاں ترے قلب و جاں تک
رگِ جان اتر کے بشر دیکھ لے تو

نجوم و فلک سے پڑے بھی جہاں ہیں
یہ نورِ ازل کا ہنر دیکھ لے تو

اگر اور مگر سے نکل، دیکھ لے تو
یہ خاکی بدن ہے، بشر دیکھ لے تو

ہے سجدہ کنائی میں تیری بقا ہی
محبت میں اس کی بکھر دیکھ لے تو

وہی وہ ملے گا مری جان ہر سو
نظر کو گھما کر جدھر دیکھ لے تو

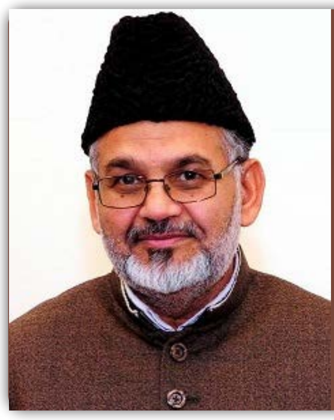

مولانا سید شمشاد احمد ناصر۔ امریکہ

تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جا سکتا ہے

ذاتی تجربات کی روشنی میں

قسط 56

ہفت روزہ پاکستان ایکسپریس نے اپنی اشاعت 7 جنوری 2011ء میں خاکسار کا مضمون بعنوان ’’سال نو کا تحفہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ‘‘ خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔ اس مضمون پر گزشتہ ایک اخبار کے حوالہ سے لکھا جاچکا ہے۔ کہ مسلمانوں کی حالت اس وقت کیا ہے۔ خصوصاً پاکستان میں۔ وہاں نہ عدل ہے نہ انصاف۔ خاکسار نے مزید لکھا کہ: تعجب اس بات پر ہے کہ پاکستان میں اس قدر ظلم ہوا ہے، حقوق غصب کئے جا رہے ہیں قتل و غارت ہے کہ انسانی قدروں اور جانوں کا کوئی احترام ہی نہیں۔ دراصل ایسے لوگوں کا اپنے آپ کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کرنا ہی توہین رسالت ہے۔ ایسے ہی اشخاص جو ان جرائم میں ملوث ہیں اور پھر بھی اپنے آپ کو مسلمان کہلواتے ہیں یہ توہین رسالت ہے ایسے لوگوں کو موت اور سنگساری کی سزا کیوں نہیں دی جاتی۔ حیرانی ہے کہ توہین رسالت کی تعریف بھی کرتے ہیں اور پھر ظلم بھی بے انتہاء کرتے ہیں اور پھر بھی مسلمان کے مسلمان، خود ہی غازی اور خود ہی شہید۔ خود ہی دہشت گرد اور خود ہی منصف۔

اس مضمون کے آخر میں خاکسار نے حضرت مسیح موعودؑ کا حوالہ کشتی نوح سے درج کیا ہے۔ ’’اس کے بندوں پر رحم کرو اور اُن پر زبان یا ہاتھ یا کسی تدبیر سے ظلم نہ کرو...... غریب اور حلیم اور نیک نیت اور مخلوق کے ہمدرد بن جاؤ...... تمام آدم زادوں کے لئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔‘‘

پاکستان ایکسپریس نے اپنی اشاعت 14 جنوری 2011ء میں صفحہ 13 پر خاکسار کا ایک مضمون بعنوان ’’اسلام اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر خون‘‘ خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔ اس مضمون کو خاکسار نے اس حقیقت کے ساتھ شروع کیا ہے کہ ایک ایسی بیل ہوتی ہے جو درخت پر چڑھ جاتی ہے تو اس کو گھیر لیتی ہے۔ جسے آکاس بیل کہتے ہیں اور جب وہ درخت پر چڑھ کر اسے چاروں طرف سے گھیر لے تو پھر درخت کا کچھ بھی باقی نہیں رہتا۔ یہی حالت اس وقت پاکستان کی ہے۔ جو وطن اور ملک ہمیں لاکھوں قربانیوں کے بعد قائد اعظم محمد علی جناح نے دیا تھا۔ اس پر بھٹو کے دور میں آکاس بیل چڑھنی شروع ہوئی۔ مولویوں نے بھٹو سے کہا تھا کہ اگر وہ ملک میں احمدیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیں تو ہم ساری عمر تمہیں اپنا صدر یا وزیر اعظم بنالیں گے۔ اور یہاں تک انہوں نے التجا کی کہ اگر تم ایسا کردو تو ہم اپنی داڑھیوں سے تمہارے جوتے صاف کریں گے۔ یہ تھی ابتداء اس آکاس بیل کی جس کو پھر ڈکٹیٹر ضیاء الحق نے پروان چڑھایا۔ وہ لوگ جو پاکستان کی پ بننے کے حق میں نہ تھے۔ قائد اعظم کو کافر اعظم کہتے تھے اور پاکستان کو پلیدستان کہتے تھے اس باغ کے مالی بن گئے۔ نہ صرف مالی بنے بلکہ ملکیت بھی لے لی۔ ملائیت اور مذہبی جنونیت نے اس قدر پاکستان پر اپنا سایہ ڈالا کہ اس درخت (پاکستان) کی ٹہنیوں، شاخوں اور پتوں اور پھلوں کو سکھا کر رکھ دیا۔ وطن عزیز کی پامالی کے لئے ایسے ایسے قوانین وضع کئے کہ جس کی آڑ میں پاکستان کے سپوتوں کا بے گناہ خون بہایا گیا۔ ایک شخص بھی پاکستان میں ایسا نہیں جو اپنے آپ کو محفوظ خیال رکھتا ہو کیونکہ بھیڑوں کی رکھوالی کرنے والے ہی بھیڑوں کا خون کئے جا رہے ہیں۔ اور یہ خون ناحق مذہب اسلام کے پاک نام اور ناموس رسالتؐ کے نام پر کئے جا رہے ہیں۔ ملائیت کی یہ آکاس بیل ایسی بڑھی ہے اور چڑھی ہے کہ اترنے کا نام ہی نہیں لیتی۔

پاکستان کے ایک روزنامہ ایکسپریس میں ایک کالم نویس رؤوف کلاسرا کا کالم پڑھا ہے۔ جس کا عنوان ہے ’’آخر کیوں؟‘‘۔ اس میں وہ رقمطراز ہیں کہ سعودی عرب کے ایک اخبار نے سلمان تاثیر (گورنر پاکستان) کے قتل کے اگلے روز ہی اپنے اداریہ میں لکھا کہ بلاشبہ وہ ایک شہید تھا جو ان مذہبی جنونیوں کے ہاتھوں گولیوں کا شکار ہوا۔ اس اخبار کے بقول سلمان تاثیر کو ایک انتہائی ظالم قاتل نے شیطانی قوتوں کے زیر اثر مار ڈالا۔ اخبار لکھتا ہے کہ سلمان تاثیر ایک سچا مسلمان تھا۔ جن لوگوں نے اسے شہید کیا اور اس کی موت پر خوشیاں منائیں انہوں نے ایک ناپسندیدہ فعل کیا۔ عرب نیوز کے بقول سلمان تاثیر ایک بہادر مسلمان تھا جو سچ اور انصاف کے لئے لڑ رہا تھا۔‘‘

خاکسار نے ایک اور کالم نویس سید انجم گوہر کا ذکر کیا کہ انہوں نے اپنے مضمون ’’دریچہ‘‘ میں لکھا۔ ’’گورنر پنجاب کا قتل ایک افسوسناک واقعہ ہے یہ قتل مذہب کے نام پر ایک انتہاپسند نے کیا اس کا خیال ہے کہ اس نے ایک گستاخ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کیا۔ کیوں کہ سلمان تاثیر نے توہین رسالت کے قانون کے خلاف اپنے خیالات کا اظہار کر کیا تھا کیوں کہ یہ قانون امتیازی ہے اور اس کا استعمال ذاتی دشمنی کی بنیاد بنتا ہے۔ اس قانون کو انہوں نے ’’کالا قانون‘‘ قرار دیا تھا۔‘‘

وہ مزید لکھتے ہیں کہ ’’مذہبی انتہاء پسندی جو اس وقت پاکستان میں ہے اس میں ضیاء الحق کے 11 سالہ دور کا بڑا ہاتھ ہے اس دور میں جہاد، کلاشنکوف، ہیروئن اور مذہبی انتہاء پسندی نے ہمارے معاشرہ میں جگہ بنائی اور پھر اسے خوب پھلنے پھولنے کا موقع ملا جس کا خمیازہ آج ہم بھگت رہے ہیں۔‘‘

اسی طرح ایک اور کالم نگار سلیم سید نے اپنے کالم میں لکھا کہ ’’سلمان تاثیر! شہید قانون رسالت اختلاف رائے کا انجام قتل!‘‘ وہ لکھتے ہیں کہ ’’پاکستان میں جس جس طرح سے توہین رسالت کا قانون دشمنوں اور جھگڑوں کو نمٹانے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ سلمان تاثیر نے اس کے خلاف آواز بلند کی تھی اس سے اختلاف رائے کیا تھا جس کی سزا موت ٹھہری۔‘‘ یہ ایک بہت لمبا کالم تھا اور کالم نگار نے حقیقت سے پردہ اٹھایا ہے۔ اور انہوں نے خدا لگتی بات کہی۔ مگر یہ شرافت آج تک گونگی ہے۔ جماعت احمدیہ کی لاہور میں 28 مئی کو 2 مساجد پر حملہ کر کے 86 افراد کو موقعہ پر ہی شہید کر دیا گیا اور اس سانحہ میں سو سے زائد افراد زخمی ہوئے۔ یہ سب کچھ اس کالے قانون کی وجہ سے ہی ہوا۔

خاکسار نے اس کے بعد انڈونیشیا، ملائیشیا، بنگلہ دیش، سعودی عرب، اردن، مصر، نائیجیریا وغیرہ ممالک کی فہرست دی اور ان کی آبادی اور وہاں کے سسٹم کا ذکر کیا ہے اور سزاؤں کا ذکر کیا ہے۔

پاکستان میں ضیاء الحق کے بعد آنے والی جس حکومت نے بھی اس قانون کے انتقامی استعمال کو روکنے کے لئے آواز اٹھائی اسے شریعت کا دشمن قرار دیا گیا۔ یہاں تک کہ عدالتیں بھی ہجوم کے دباؤ میں آتی چلی گئیں اور مقدمے کے دوران باعزت بری ہونے پر بھی ملزمان کو قتل کر دیا گیا۔ یا انہیں چھپنا پڑا۔ یا ملک چھوڑنا پڑا۔ خاکسار نے مضمون کے آخر میں یہ بھی لکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رحمۃ للعالمین تھے۔ آپ نے کسی کو توہین رسالت پر قتل کی سزا نہیں دی۔ بلکہ گستاخی کرنے والوں پر یہ الفاظ ہیں وَاصْبِرْ عَلٰی مَا یَقُوْلُوْنَ کہ ایسے لوگوں کی باتوں پر صبر کرو۔ پس رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ کو اپنائیں۔ آپؐ کے نام کو بدنام نہ کریں۔ اور نہ ہی مذہب کے نام پر اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر کسی کا خون کریں۔

انڈیا پوسٹ نے اپنی اشاعت 14 جنوری 2011ء میں صفحہ 43 پر خاکسار کا ایک مضمون شائع کیا ہے۔ جس کا عنوان ہے۔ ’’Without Justice, There is never true peace‘‘
’’عدل و انصاف کے بغیر صحیح معنوں میں امن قائم نہیں ہوسکتا‘‘

خاکسار نے اس مضمون میں لکھا کہ سال شروع ہونے پر ہر جگہ سے، ہر ملک سے، ہر قوم کے لوگ ایک دوسرے کو نئے سال کی مبارکباد دیتے نظر آتے ہیں اور اس میں کوئی برائی بھی نہیں ہے لیکن اس مبارک باد میں صرف خواہش ہوتی ہے جس کے پیچھے کوئی امن کا پختہ لائحہ عمل نہیں ہوتا۔ اصل بات یہ ہے کہ جب تک صحیح معنوں میں کسی بھی معاشرے اور سوسائٹی میں عدل قائم نہیں ہوگا وہاں امن کا قیام ناممکن ہے۔

خاکسار نے مزید لکھا کہ میں ایک احمدی مسلم ہوں اور ہمارا یہ ایمان ہے کہ مسیح موعود آچکے ہیں اس لئے عدل و انصاف کے بارے میں سب سے پہلے قرآن کریم سے تعلیمات پیش کروں گا۔ پھر اس کے بعد بانی اسلام محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات اور آپؐ کے اسوہ کو بیان کروں گا۔ اس کے بعد آپؐ کے غلام صادق بانی جماعت احمدیہ کی تعلیمات لکھوں گا۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ انصاف قائم کرو۔ اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے (16:91) اسی طرح (49:10) اور (6:153)، (5:9) کی آیات میں بار بار عدل و انصاف کی تعلیم بیان کی گئی ہے اور مومنوں کو ترغیب دلائی گئی ہے کہ وہ خود بھی انصاف سے کام لیں۔ اور یہاں تک اسلام کی تعلیم ہے کہ وہ دشمنوں سے بھی انصاف کریں۔

احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک ارشاد یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کا اس شخص پر رحمت کا سایہ ہوگا جو امام عادل ہے۔ خاکسار نے مضمون میں پوری حدیث یہاں لکھی ہے۔ حضرت بانی جماعت احمدیہ نے بھی قرآن و حدیث کی روشنی میں عدل و انصاف کی تعلیم کو بیان فرمایا ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں:

’’تم اگر چاہتے ہو کہ آسمان پر تم سے خدا راضی ہو تو تم باہم ایسے ایک ہو جاؤ جیسے ایک پیٹ میں سے دو بھائی۔ تم میں سے زیادہ بزرگ وہی ہے جو زیادہ اپنے بھائی کے گناہ بخشتا ہے اور بدبخت ہے وہ جو ضد کرتا ہے اور نہیں بخشتا۔ سو اس کا مجھ میں حصہ نہیں۔ خدا کی لعنت سے بہت خائف رہو کہ وہ قدوس اور غیور ہے۔ بدکار خدا کا قرب حاصل نہیں کرسکتا۔ متکبر اس کا

قرب حاصل نہیں کرسکتا۔ ظالم اس کا قرب حاصل نہیں کرسکتا۔ خائن اس کا قرب حاصل نہیں کرسکتا اور ہر ایک جو اس کے نام کے لئے غیرت مند نہیں اس کا قرب حاصل نہیں کرسکتا۔۔۔۔۔ سوتم خدا سے صدق کے ساتھ پنجہ مارو تا وہ یہ بلائیں تم سے دور رکھے۔ کوئی آفت زمین پر پیدا نہیں ہوتی جب تک آسمان سے حکم نہ ہو اور کوئی آفت دور نہیں ہوتی جب تک آسمان سے رحم نازل نہ ہو۔‘‘

(کشتی نوح)

پس آئیے کہ ہم نئے سال میں داخل ہونے پر ساتھ ساتھ اپنے اندر بھی تبدیلی پیدا کریں اور ان تعلیمات پر عمل کر کے معاشرہ میں عدل و انصاف قائم کریں۔

انڈیا پوسٹ نے اپنی اشاعت 14جنوری 2011ء میں صفحہ 40 پر ایک سے زائد صفحہ پر ہمارے جلسہ سالانہ کی خبر شائع کی ہے۔ جس میں خبر کے علاوہ 4 بڑی تصاویر بھی ہیں۔ ایک تصویر میں ڈاکٹر نسیم رحمت اللہ صاحب نائب امیر امریکہ صدارت کر رہے ہیں اور ان کے ساتھ مکرم مرزا نصیر احسان صاحب ہیں۔ اور مکرم مولانا نسیم مہدی صاحب مشنری انچارج تقریر کر رہے ہیں۔ ایک تصویر میں مکرم منعم نعیم صاحب نائب امیر صدارت کر رہے ہیں۔ ایک تصویر سامعین کرام کی ہے اور ایک تصویر میں ایک خادم تقریر کر رہے ہیں۔

خبر کا عنوان یہ ہے کہ ’’جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ۔ حقیقی مسلمان امن پسند ہوتا ہے‘‘

چینو کیلی فورنیا۔ اخبار لکھتا ہے کہ گذشتہ 25 سال سے جماعت احمدیہ کے ممبران اس ویسٹ کوسٹ ریجن میں بڑی خاموشی کے ساتھ اور امن کے ساتھ ہر سال اپنا جلسہ سالانہ منعقد کرتے ہیں اور یہ ایام یہاں پر چھٹیوں کے ہوتے ہیں۔ جن میں لوگ کرسمس کی چھٹیاں مناتے ہیں جس کا مقصد آپس میں اخوت و محبت بڑھانا اور اپنی روحانیت کو تیز کرنا ہے۔ اور جس کا ایک مقصد یہ بھی ہوتا ہے کہ تا وہ اپنے ہمسایوں کے ساتھ اور حکومتی اہل کاروں کے ساتھ اپنے تعلقات کو استوار کریں اور ان کے تعاون پر ان کا شکریہ بھی ادا کریں۔

یہ سلور جوبلی 25 واں جلسہ سالانہ ہے جماعت احمدیہ ویسٹ کوسٹ کا جو اپنی روایات کے ساتھ جمعہ کے دن مؤرخہ 24 دسمبر کو خطبہ جمعہ کے ساتھ شروع ہوا۔ جو امام شمشاد ناصر نے دیا یہ تین دن کا جلسہ مسجد بیت الحمید میں منعقد ہوا۔

اخبار لکھتا ہے کہ اس سال جماعت احمدیہ نے اس جلسہ کے لئے 1300 مہمانوں کی مہمان نوازی کی۔ اور یہ 1300 احباب جماعت امریکہ کی 35 جماعتوں سے تشریف لائے تھے اس جلسہ میں نیشنل لیول کے آفس ہولڈرز بھی شامل ہوئے تھے۔ اس سال کے جلسہ سالانہ کا مرکزی موضوع Muslim For Peace اور Muslims For Loyalty تھا۔

مسٹر غفار (مسلم امریکن احمدی) نے اخبار کو بتایا کہ دیکھیں کیا یہ حیران کن بات نہیں ہے آپ کے لئے کہ 1300 مسلمان 3 دن کے لئے اکٹھے ہوئے ہیں۔ اور کوئی لڑائی جھگڑا، فساد نہیں ہوا۔ پولیس کو نہیں بلایا گیا اور کوئی مسئلہ کھڑا نہیں ہوا۔ کیا یہ آپ لوگوں کے لئے حیرانی کی بات نہ ہوگی؟ اس کا جواب مسکراہٹ میں دیا گیا۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ حقیقی مسلمان واقعةً امن پسند ہوتے ہیں۔

جمعہ کے روز پہلے سیشن کی صدارت ڈاکٹر حمید الرحمان صاحب نے کی جو کہ امریکہ جماعت کے نائب امیر ہیں۔ تلاوت اور نظم کے بعد ڈاکٹر حمید الرحمان صاحب نے جلسہ کے شاملین کو خوش آمدید کہا۔ انہوں نے جلسہ سالانہ کا پس منظر اور غرض و غایت بھی بیان کی اور دعا کرائی۔ جلسہ سالانہ کے عناوین اور تقاریر میں ایک یہ بھی تقریر تھی کہ ’’قرآن عظیم متقین کے لئے ہدایت‘‘، ’’آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم امن کا شہزادہ‘‘۔ ’’بچوں کی تربیت، کامیاب عائلی زندگی‘‘

خواتین نے بھی جلسہ کے دنوں میں اپنا ایک الگ سیشن کیا جس میں انہوں نے خواتین کے بارے میں اور ان سے متعلقہ مسائل کے بارے میں تقاریر کیں۔ ان کا مرکزی موضوع بھی یہی تھا کہ ’’خواتین اور عائلی زندگی کی کامیابی‘‘

اخبار مزید لکھتا ہے کہ تین دن کے جلسہ میں مہمانوں کی ضیافت بھی کی گئی اور انہیں تین وقت کھانا مہیا کیا گیا۔ (کھانے کی بھی تفصیل ہے) جیسا کہ لکھا گیا ہے کہ اس جلسہ کے موقعہ پر نیشنل آفس ہولڈرز بھی شامل ہوئے۔ اخبار نے لکھا کہ امام نسیم مہدی صاحب مشنری انچارج امریکہ، ڈاکٹر نسیم رحمت اللہ صاحب نائب امیر امریکہ، ملک مسعود صاحب نیشنل جنرل سیکرٹری امریکہ، خواتین کی نیشنل صدر اور ان کے ساتھی بھی شامل ہوئے۔ مسجد بیت الحمید کے امام سید شمشاد ناصر نے بھی اس موقعہ پر تقریر کی۔ انہوں نے جماعت کی 122 سالہ تاریخ سے بتایا کہ کس طرح جماعت کو مظالم کا نشانہ بنایا اور تکالیف پہنچائی گئیں لیکن یہ خدائی جماعت تھی اور اللہ تعالیٰ نے جماعت کا پودا خود اپنے ہاتھ سے لگایا تھا جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اس کی حفاظت کی اور جماعت کو ترقیات پر ترقیات عطا فرمائیں۔

فجی سن نے اپنی جنوری 2011ء کی اشاعت میں صفحہ 12 اور صفحہ 13 پر جلسہ سالانہ کی بڑی تفصیل کے ساتھ اور 24 رنگین اور بلیک اینڈ وائٹ تصاویر کے ساتھ جلسہ سالانہ ویسٹ کی خبر شائع کی ہے۔ تصاویر کی تفصیل درج ذیل ہے۔

(1) انور محمود خان صاحب تقریر کر رہے ہیں۔ ڈاکٹر حمید الرحمان صاحب صدارت کر رہے ہیں (2) امام نسیم مہدی صاحب مشنری انچارج تقریر کر رہے ہیں (3) رشید رینو صاحب امریکن احمدی مسلم تقریر کرتے ہوئے (4) خاکسار سید شمشاد احمد ناصر تقریر کرتے ہوئے (5) امام مبشر احمد صاحب تقریر کرتے ہوئے (6) ڈاکٹر حمید الرحمان صاحب تقریر کرتے ہوئے (7) مسجد بیت الحمید کی پورے سائز کی تصویر (8) سامعین کی تصویر (9) افسر جلسہ سالانہ اور امام بلال (غیر از جماعت) کے ساتھ فوٹو (10) افسر جلسہ سالانہ اور افسر جلسہ گاہ، آپس میں جلسہ کے انتظامات کے متعلق گفتگو کرتے ہوئے (11) سامعین کی تصویر جس میں مہمانان کرام اور فجی کے احباب نیز ایڈیٹر اخبار فجی سن (12) تین تصاویر سامعین کی (15) ایڈیٹر فجی سن، امام بلال اور دوسرے مہمان (16) سامعین کی ایک تصویر جس میں نیشنل آفس ہولڈرز، ملک مسعود صاحب، فلاح الدین شمس صاحب نائب امیر، خاکسار سید شمشاد احمد ناصر اور دیگر احباب (17) سٹیج کی ایک تصویر اور پوڈیم پر ایک سکھ مہمان تقریر کرتے ہوئے (18) ایک سٹیج کی تصویر مکرم امام نسیم مہدی صاحب صدارت کرتے ہوئے اور خاکسار تقریر کر رہا ہے (19) مکرم ڈاکٹر حمید الرحمان صاحب کا تقریر کرتے ہوئے (20) امام مبشر صاحب کی تصویر (21) ایک فجی احمدی کی تصویر (22) خاکسار کی ایڈیٹر فجی سن اور دیگر فجین احمدیوں کے ساتھ تصویر (23) ایک تصویر میں خاکسار امام بلال (غیر از جماعت) کے ساتھ مل رہا ہے (24) ایک فجی احمدی دیگر احباب کے ساتھ سامعین میں نمایاں ہیں۔ خبر کی تفصیل قدرے وہی ہے جو اوپر گذر چکی ہے۔

دی انڈین ایکسپریس نے اپنی اشاعت 14 جنوری 2011ء میں صفحہ 11 اور صفحہ 14 پر ہمارے جلسہ سالانہ کی دو تصاویر کے ساتھ تفصیل کے ساتھ خبر شائع کی ہے۔ خبر کا عنوان ہے کہ جماعت احمدیہ مسلمہ کا 25 واں جلسہ سالانہ جو امن کے بارے میں ہے پر 1000 لوگوں کو اجتماع۔

ایک تصویر میں خاکسار تقریر کر رہا ہے۔ اور سامعین بھی ہیں۔ دوسری تصویر میں ایک نوجوان خادم رضوان جٹالہ صاحب تقریر کر رہے ہیں۔ خبر پوری تفصیل کے ساتھ دی گئی ہے۔ جو اس سے پہلے لکھی جاچکی ہے۔

انڈیا ویسٹ نے اپنی اشاعت 14 جنوری 2011ء میں صفحہ 13-16 پر دو بڑی تصاویر کے ساتھ ہمارے ویسٹ کوسٹ کے جلسہ سالانہ کی تفصیل کے ساتھ خبر شائع کی ہے۔ جو سٹاف رائٹر کے حوالہ سے اس عنوان پر ہے۔ ’’جماعت احمدیہ مسلمہ کے 25 ویں جلسہ سالانہ کا انعقاد‘‘ تصاویر میں ایک بڑی تصویر سامعین جلسہ کی ہے اور ایک تصویر میں خاکسار تقریر کر رہا ہے۔

اخبار نے خبر کی تفصیل دیتے ہوئے لکھا کہ امسال چینو کی مسجد بیت الحمید میں ویسٹ کوسٹ کی جماعتوں کا 25 واں سلور جوبلی جلسہ ہوا جس میں اردگرد کی جماعتوں سے 1300 کے لگ بھگ لوگ شریک ہوئے۔ جلسہ کا مرکزی عنوان امن تھا، جمعہ کے روز یہ جلسہ شروع ہو کر اتوار کے روز ختم ہوا۔ جلسہ میں قرآن کریم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی۔ خواتین نے بھی الگ اپنا ایک سیشن کیا۔ امسال جلسہ میں نیشنل آفس ہولڈرز بھی میری لینڈ اور دیگر ریاستوں سے شامل ہوئے جن میں مکرم ڈاکٹر نسیم رحمت اللہ صاحب نائب امیر امریکہ، مولانا نسیم مہدی صاحب مشنری انچارج اور مسعود ملک صاحب نیشنل جنرل سیکرٹری شامل ہیں۔ افتتاحی سیشن میں ڈاکٹر حمید الرحمان صاحب نائب امیر نے احباب کو جلسہ کی غرض و غائت بیان کی۔ امام شمشاد ناصر نے جماعت احمدیہ کی ترقیات پر تقریر کی۔

(باقی آئندہ بدھ ان شاء اللہ)

ASIA TODAY
ASIA Today
Uniting all South Asians in the Valley
Monthly Newspaper
• Vol-VI • Issue-11 • Phone : 480-250-2519 • sales@asiatodayaz.com • November 2013

ASIA TODAY 28 • November 2013

Abraham remembered at Hajj festival at Ahmadiyya Mosque in Chino

by Imam Shamshad A. Nasir (Baitul Hameed Mosque – Chino)

Eid-ul Adhia, the Muslim festival commemorating the end of Hajj, the annual pilgrimage to Mecca, was held Wed., Oct. 16th from 10:00 am to noon at the Ahmadiyya Muslim Community's Baitul Hameed Mosque in Chino. An estimated 800 Ahmadi Muslim men, women and children from all over the Southland and San Diego attended the Eid prayer and sermon by Imam Shamshad Nasir.

The Hajj is a 1400-year-old Islamic rite of pilgrimage to the Holy Ka'aba in Mecca that commemorates the sacrifice offered by Abraham in obedience to God. Over 3-million Muslims performed the pilgrimage to Mecca this year.

According to Islamic teachings, the sacrifice of an animal is done in honor and remembrance of the sacrifice Abraham was willing to make when God commanded him -- as a test of his faith and obedience – to sacrifice his first-born son, Ishmael. But just as Abraham was about to do as God had shown him in a dream, God stopped him and replaced his son with an animal.

The Imam's sermon focused on the example of Abraham's complete obedience to God, and how this can be translated into our daily lives. Children, especially, need to understand the value and importance of obedience to their parents as a reflection of obedience to God, which will be required of them as they grow older.

Imam Shamshad recited from verses 28, 35 and 36 of chapter 22 in the Quran called The Hajj: "Proclaim unto men the pilgrimage. . ." The Imam pointed out that this first sentence of verse 28 tells Muslims to make the Hajj known to all people as a means of inviting them to Islam through curiosity, awareness and interest in this sacred ritual of Islam founded on the sacrifice and obedience of Abraham. It is also significant that every year virtually all news media throughout the world report on the events of the Hajj.

Imam Shamshad drew attention to the qualities expected of true believers: they are humble, filled with awe at the mention of God, they endure trials with patience and steadfastness, and do not let such trials keep them from observing their daily prayers, and in gratitude to God, they give in charity and spend in the cause of God from the wealth and bounties He has provided for them.

The Eid commemorating the Pilgrimage teaches Muslims to strive to become righteous and love God above all else. "If God is not the center of our lives, then our lives are meaningless." Imam Shamshad reminded the Eid attendees. "We should love God more than any worldly thing or person. Abraham, Ishmael and Hagar [Abraham's 2nd wife] all demonstrated their love for God by having full faith in God and showing complete obedience to Him, even when they were tested severely."

The Imam continued by saying, "Obedience to God is fundamental to our spiritual success because it is the foundation on which other forms of obedience are learned. Obedience to God by following His commandments teaches men how to be the best sons, husbands and fathers, and it teaches women how to be the best sisters, wives and mothers. All these roles are necessary for a moral society and a good family life. And being obedient to God above all else helps ensure that our family and society are righteous and pleasing to God."

For more information about Islam or the Ahmadiyya Muslim Community, please call the Baitul Hameed Mosque at 909-627-2252 or Imam Shamshad directly at 909-636-8332 or via Email at: Shamshadanasir@Gmail.com, or visit the Community's websites at: www.Alislam.org or www.TheChinoMosque.org.

w.asiatodayaz.com www.facebook.com/asiatodayaz

فضل الرحمن ناصر۔ استاد جامعہ احمدیہ یو کے

عائلی زندگی میں میاں بیوی کو صبر اور برداشت کی عادت ڈالنے کی ضرورت ہے

تقریر جلسہ سالانہ برطانیہ 2022ء

وَمِنۡ اٰیٰتِہٖۤ اَنۡ خَلَقَ لَکُمۡ مِّنۡ اَنۡفُسِکُمۡ اَزۡوَاجًا لِّتَسۡکُنُوۡۤا اِلَیۡہَا وَجَعَلَ بَیۡنَکُمۡ مَّوَدَّۃً وَّرَحۡمَۃً ؕ اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوۡمٍ یَّتَفَکَّرُوۡنَ ﴿۲۲﴾

(الروم: 22)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اس کے نشانات میں سے (یہ بھی) ہے کہ اس نے تمہارے لئے تمہاری جنس میں سے جوڑے بنائے تا کہ تم اُن کی طرف تسکین (حاصل کرنے) کے لئے جاؤ اور اس نے تمہارے درمیان محبت اور رحمت پیدا کر دی۔ یقیناً اس میں ایسی قوم کے لئے جو غور و فکر کرتے ہیں بہت سے نشانات ہیں۔

اس آیت میں میاں بیوی میں محبت اور پیار اور وفاداری کے تعلقات کو اللہ تعالیٰ نے عظیم الشان نشانوں میں سے ایک نشان قرار دیا ہے۔ اس محبت اور مودت میں اللہ تعالیٰ نے ایسی کشش اور طاقت اور قوت رکھ دی ہے کہ ایسے تعلقات میں نیک نیتی اور اخلاص پایا جائے تو میاں بیوی ایک دوسرے کی چھوٹی موٹی کمزوریوں کا تو کیا ذکر ایک دوسرے کے لئے سب کچھ قربان کرنے کو تیار ہو جاتے ہیں۔ محبت کے اس تعلق کی خاطر نہ تو ایک کی دوسرے کی غربت کا خیال رہتا ہے نہ دنیا کی ظاہری زیب و زینت میں کمی بیشی کا شکوہ ہوتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہماری جماعت میں ایسی بے شمار مثالیں موجود ہیں جہاں شادی کے پاکیزہ معاہدہ کی حفاظت کے لئے ماؤں نے بھی صبر و تحمل کے ساتھ بہت قربانیاں دیں اور باپوں نے بھی اور پھر ان کی اولادوں نے اپنے والدین کی ان قربانیوں کو ہمیشہ یاد رکھا۔

لیکن چند مثالیں ایسی بھی ہیں جہاں شادی کے پاکیزہ معاہدہ کو جلد بازی ساتھ اور بے صبری کے ساتھ توڑ دیا گیا اور ایسے جوڑوں سے ایسی جہنم کی بنیاد پڑتی ہے جس میں فریقین نہ صرف خود نہایت تکلیف دہ زندگی بسر کرتے ہیں بلکہ ان کی آئندہ نسلیں بھی اس جہنم میں سسک سسک کر زندگی بسر کرتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا یہ حکم دونوں میاں بیوی کے لئے ہے۔ کہ

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا قُوۡۤا اَنۡفُسَکُمۡ وَاَہۡلِیۡکُمۡ نَارًا

(التحریم: 7)

ترجمہ: اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو آگ سے بچاؤ۔

دونوں میاں بیوی کا یہ فرض ہے کہ اپنے گھر میں اپنے لئے اور اپنے اہل و عیال کے لئے جہنم سے نجات کا سامان پیدا کریں۔

اور ایسے گھر جہاں میاں بیوی کے تعلقات خراب ہوں وہاں پلنے والے بچے دن بدن ذہنی اذیت میں مبتلا ہو کر مجرمانہ کاموں میں ملوث ہونے لگتے ہیں اور بعض ان میں سے خطرناک نشہ آور چیزوں کے استعمال سے مصنوعی تسکین حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

ایسے خاندان جہاں شادی کے بعد بعض نوجوان یا ان کے خاندان کے افراد ایک دوسرے کی چھوٹی چھوٹی لغزشوں پر بے صبری کا مظاہر کرتے ہیں۔ ان کا ذکر کرتے ہوئے ایک موقعہ پر حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ”میرے ایک جائزے سے یہ بات بھی سامنے آئی ہے کہ جن گھروں میں ماں باپ کا آپس کا محبت اور پیار کا سلوک نہیں ہے اُن کے بچے زیادہ باہر جا کر سکون تلاش کرتے ہیں۔ اس لئے میں ماں باپ سے بھی کہوں گا کہ اپنی ذاتی اناؤں کی وجہ سے اور اپنی ادنیٰ خواہشات کی وجہ سے گھروں کا سکون برباد کر کے اپنی نسلوں کو برباد نہ کریں۔“

(جلسہ سالانہ جرمنی خطاب مستورات فرمودہ 15 اگست 2009ء)

پھر ایک موقع پر فرمایا کہ مجھے جب ایسے جھگڑوں کا پتہ لگتا ہے اور چھوٹی چھوٹی رنجشوں کے اظہار کر کے گھروں کے ٹوٹنے کی باتیں ہو رہی ہوتی ہیں۔ تو ہمیشہ ایک بچی کا واقعہ یاد آ جاتا ہے جس نے ایک جوڑے کو بڑا اچھا سبق دیا تھا۔ اُس کے سامنے ایک جوڑا لڑائی کرنے لگا یا بحث کرنے لگے یا غصّہ میں اونچی بولنے لگے تو وہ بچی حیرت سے ان کو دیکھتی چلی جا رہی تھی۔ خیر اُن کو احساس ہوا، انہوں نے اس سے پوچھا کہ تمہارے اماں ابا کبھی نہیں لڑے؟ ان کو غصہ کبھی نہیں آتا؟ اس نے کہا ہاں ان کو غصّہ تو آتا ہے لیکن جب امی کو غصّہ آتا ہے تو ابا خاموش ہو جاتے ہیں اور جب میرے باپ کو غصّہ آتا ہے تو میری ماں خاموش ہو جاتی ہے۔ تو یہ برداشت جو ہے اسے پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ بعض دفعہ تو ان چھوٹی چھوٹی باتوں سے ابتداء میں ہی گھر ٹوٹنے شروع ہو جاتے ہیں۔ چند دن شادی کو ہوئے ہوتے ہیں اور فیصلہ یہ ہوتا ہے کہ ہمارے دل نہیں مل سکتے۔ حالانکہ رشتے کئی کئی سال سے قائم ہوتے ہیں اس کے بعد شادی ہوئی ہوتی ہے اور پھر اصل بات یہ ہے کہ یہ جب ایک دوسرے کے راز نہیں رکھتے، باتیں جب باہر نکالی جاتی ہیں تو باہر کے لوگ بھی جو ہیں مشورہ دینے والے بھی جو ہیں وہ اپنے مزے لینے کے لئے یا ان کو عادتاً غلط مشورے دینے کی عادت ہوتی ہے وہ پھر ایسے مشورے دیتے ہیں کہ جن سے گھر ٹوٹ رہے ہوتے ہیں۔ اس لئے مشورہ بھی ایک امانت ہے۔ جب ایسے لوگ، ایسے جوڑے، مرد ہوں یا عورت، لڑکا ہو یا لڑکی، کسی کے پاس آئیں تو ایک احمدی کا فرض ہے کہ ان کو ایسے مشورے دیں جن سے ان کے گھر جڑیں، نہ کہ ٹوٹیں“

(3/اپریل 2009 خطبہ جمعہ مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل 24 اپریل 2009ء)

اس حوالہ سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھریلو زندگی کا یہ واقعہ بہت ہی سبق آموز ہے۔

ایک دن حضرت عائشہؓ کے گھر میں آنحضرت ﷺ سے کچھ تیز تیز بول رہی تھیں کہ اوپر سے ان کے ابا حضرت ابو بکرؓ تشریف لائے۔ یہ حالت دیکھ کر ان سے رہا نہ گیا اور اپنی بیٹی کو مارنے کے لئے آگے بڑھے کہ خدا کے رسول کے آگے اس طرح بولتی ہے۔ آپؐ یہ دیکھتے ہی باپ اور بیٹی کے درمیان حائل ہو گئے اور حضرت ابو بکر کی متوقع سزا سے حضرت عائشہؓ کو بچا لیا۔ اور جب حضرت ابو بکرؓ چلے گئے تو بعد میں ہنستے ہوئے رسول کریمؐ نے حضرت عائشہؓ سے ازراہ تفنن فرمایا۔ دیکھا آج ہم نے تمہیں تمہارے ابا سے کیسے بچایا؟۔ کچھ دنوں بعد ابو بکرؓ آئے۔ رسول اللہؐ اور حضرت عائشہؓ ہنستے ہوئے باتیں کر رہے تھے تو ابو بکرؓ نے عرض کیا۔ لڑائی میں تو شریک کیا اب خوشی میں بھی شریک کرو۔

(ابوداؤد کتاب الادب باب ماجاء فی المزاح)

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عورت کے بارے میں یہ ارشاد کہ جنت ماں کے قدموں تلے ہے اور مرد کے بارے یہ ارشاد کہ باپ جنت کا دروازہ ہے۔ حقیقت میں شادی کی حقیقی خوشیوں سے مالا مال ہونے کی راہ بتلادی۔ جنت ایک نہایت سرسبز و شاداب پھلوں اور پھولوں سے لدھے باغ کو کہا جاتا ہے جہاں انسان سکون پاتا ہے اس کی خوشبوؤں سے معطر ہوتا اور اس کے پھلوں سے حذ اُٹھاتا اور اس کو دیکھ کر اس کی آنکھیں لذت پاتی ہیں۔

خیال کیا جا سکتا ہے کہ ایک جنت نظیر گھر کی تخلیق کے لئے جہاں میاں بیوی نہ صرف ایک دوسرے کے لئے تسکین کا باعث بنیں بلکہ وہ اور ان کے بچے دنیا کی کشاکش سے فارغ ہو کر سکون کی تلاش میں اور آرام پانے کے لئے فوراً گھر بھاگے چلے آئیں۔ ایسے جنت نظیر گھر کے لئے کس قدر محنت اور صبر کی ضرورت ہو گی۔ ایک معمولی درخت کے شیریں پھل کے حصول کے لئے محنت اور مشقت کے ساتھ ساتھ بے پناہ صبر کرنا پڑتا ہے۔ یہ نہیں ہوتا کہ مرضی کے موافق چند دنوں میں پھل نہ لگا تو اس باغ کو درختوں کو ہی کاٹ دے۔ ہر بڑی کامیابی کے حصول کے لئے انسان کو بے پناہ قربانیاں دینی پڑتی ہیں اور کئی طرح کے صبر آزما حالات سے گزرنا پڑتا ہے۔ سکول کالج اور یونیورسٹی کی معمولی ڈگریوں کے حصول کے لئے بعض اوقات طالب علم ایسی صبر آزما محنت کرتے ہیں کہ دیکھنے والوں کو ان پر رحم آتا ہے۔

قرآن کریم کے ابتداء میں ہی انسان کے لئے ایک باغ کا ذکر ہے جیسا کہ فرمایا یٰۤاٰدَمُ اسۡکُنۡ اَنۡتَ وَزَوۡجُکَ الۡجَنَّۃَ یعنی اے آدم! تو اور تیری بیوی جنت میں سکون پاؤ اور اس کے پھلوں سے بافراغت لطف اُٹھاؤ۔ لیکن انہیں آیات میں ہمیشہ شیطانی حملوں سے ہوشیار رہنے کی تلقین بھی کر دی۔ اور جہاں غلطی سرزد ہوئی وہاں دونوں میاں بیوی کو حکم ہوا کہ رَبَّنَا ظَلَمۡنَاۤ اَنۡفُسَنَا ٜ وَاِنۡ لَّمۡ تَغۡفِرۡ لَنَا وَتَرۡحَمۡنَا لَنَکُوۡنَنَّ مِنَ الۡخٰسِرِیۡنَ کہتے ہوئے خدا کے حضور جھکنے کا حکم دیا۔ یعنی گھر میں کسی سے بھی غلطی ہو سکتی ہے کمزوری ہو سکتی ہے۔ مگر بجائے ایک دوسرے کو ملزم کرنے کے دونوں کو حکم ہوا کہ یہ کہتے ہوئے خدا کے حضور جھک جاؤ کہ اے ہمارے رب ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور اگر تو نے ہماری پردہ پوشی نہ کی اور رحم نہ کیا تو ہم یقیناً گھاٹا پانے والوں میں سے ہو جائیں ہو گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بہت دفعہ حسن معاشرت پر بڑی تفصیل سے گفتگو فرمائی اور فرمایا کہ ایک دفعہ فرمایا کہ میرا یہ حال ہے کہ ایک دفعہ میں نے اپنی بیوی پر آوازہ کسا تھا اور میں محسوس کرتا تھا کہ وہ بانگ بلند دل کے رنج سے ملی ہوئی ہے اور بایں ہمہ کوئی دل آزار اور درشت کلمہ منہ سے نہیں نکالا تھا۔ اس کے بعد میں بہت دیر تک استغفار کرتا رہا اور بڑے خشوع و خضوع سے نفلیں پڑھیں اور کچھ صدقہ بھی دیا کہ یہ درشتی زوجہ پر کسی پنہانی معصیتِ الٰہی کا نتیجہ ہے“

(ملفوظات جلد اول صفحہ 307)

قرآن کریم نے گھروں کو جنت بنانے کے راہیں بھی بتلائیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ایسے گھر جہاں اللہ تعالیٰ کا نور رحمتوں اور برکتوں کے ساتھ نازل ہوتا ہے کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ

فِیۡ بُیُوۡتٍ اَذِنَ اللّٰہُ اَنۡ تُرۡفَعَ وَ یُذۡکَرَ فِیۡہَا اسۡمُہٗ ۙ یُسَبِّحُ لَہٗ فِیۡہَا بِالۡغُدُوِّ وَ الۡاٰصَالِ ﴿ۙ﴾ رِجَالٌ ۙ لَّا تُلۡہِیۡہِمۡ تِجَارَۃٌ وَّ لَا بَیۡعٌ عَنۡ ذِکۡرِ اللّٰہِ وَ اِقَامِ الصَّلٰوۃِ وَ اِیۡتَآءِ الزَّکٰوۃِ ۪ۙ یَخَافُوۡنَ یَوۡمًا تَتَقَلَّبُ فِیۡہِ الۡقُلُوۡبُ وَ الۡاَبۡصَارُ

(النور: 38)

خدا تعالیٰ کا نور ایسے گھروں میں اترتا ہے جن کے متعلق اللہ نے حکم دیا ہے کہ انہیں بلند کیا جائے اور ان گھر میں اس کے نام کا ذکر کیا جائے۔ ان میں صبح و شام اس کی تسبیح کرتے ہیں۔ ایسے عظیم مرد جنہیں نہ کوئی تجارت اور نہ کوئی خرید و فروخت اللہ کے ذکر سے یا نماز کے قیام سے یا زکوٰۃ کی ادائیگی سے غافل کرتی ہے۔ وہ اس دن سے ڈرتے ہیں جس میں دل (خوف سے) الٹ پلٹ ہو رہے ہوں گے اور آنکھیں بھی۔

اسی طرح ایک جگہ ہمارے آقا حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میاں بیوی کے ایک قابل تقلید نمونہ کا ذکر کرتے ہوئے اور ان کو دعا دیتے ہوئے فرماتے ہیں۔ کہ

رَحِمَ اللّٰہُ رَجُلًا قَامَ مِنَ اللَّیْلِ فَصَلَّی وَأَیْقَظَ امْرَأَتَہُ، فَإِنْ أَبَتْ نَضَحَ فِی وَجْھِھَا الْمَاءَ، رَحِمَ اللّٰہُ امْرَأَۃً قَامَتْ مِنَ اللَّیْلِ فَصَلَّتْ وَأَیْقَظَتْ زَوْجَھَا، فَإِنْ أَبَی نَضَحَتْ فِی وَجْھِہِ الْمَاءَ

اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے جو رات کو اٹھے اور نماز پڑھے اور اپنی بیوی کو بھی بیدار کرے، اگر وہ نہ اٹھے تو اس کے چہرے پر پانی کا ہلکا سا چھینٹا دے، اللہ تعالیٰ اس عورت پر رحم فرمائے جو رات کو اٹھ کر نماز پڑھے اور اپنے شوہر کو بھی جگائے، اگر وہ نہ اٹھے تو اس کے چہرے پر پانی کا چھینٹا دے۔

(سنن ابی داؤد 1308)

یقیناً دعاؤں اور عبادت کی انہیں راہوں پر چل کر گھر جنت نظیر بنتے ہیں۔ جہاں فرشتے اللہ تعالیٰ کی رحمتیں لے کر نازل ہوتے ہیں۔

یہ نمونے ایسے گھروں میں دیکھے جاسکتے ہیں جہاں مرد و عورت کے شادی کے تعلقات کی بنیاد تقویٰ اور دین ہو۔ جیسا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

عورت سے نکاح چار چیزوں کی بنیاد پر کیا جاتا ہے اس کے مال کی وجہ سے اور اس کے خاندانی شرف کی وجہ سے اور اس کی خوبصورتی کی وجہ سے اور اس کے دین کی وجہ سے اور تو دیندار عورت سے نکاح کر کے کامیابی حاصل کر، اگر ایسا نہ کرے تو تیرے ہاتھوں کو مٹی لگے گی (غالباً اس سے یہ مراد ہے کہ اگر دین کو مقدم نہیں کرو گے تو ساری عمر زمینی اور نفسانی خواہشات کی تکمیل میں محنت مزدوری کرتے رہو گے لیکن تب بھی کبھی گھر میں سکون نہ آئے گا۔ اور بالآخر ندامت ہو گی۔

(صحیح بخاری کتاب النکاح 5090)

اسی طرح ایک پرسکون گھر کے لئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نہایت قیمتی نصیحت یہ فرمائی کہ

أَمْسِكْ عَلَیْكَ لِسَانَكَ وَلْیَسَعْكَ بَیْتُكَ وَابْكِ عَلَی خَطِیْئَتِكَ

(سنن ترمذی کتاب الزھد عن رسول اللہؐ. باب مَا جَاءَ فِی حِفْظِ اللِّسَانِ)

یعنی ''اپنی زبان کو قابو میں رکھو، تیرا گھر تیرے لئے کافی ہو یعنی سکون کی تلاش میں اپنی خواہشات کو محدود کرو اور اپنی چادر سے زائد پاؤں پھیلانے کی کوشش نہ کرو۔ اور اپنی خطاؤں پر روتے رہو''

قرآن کریم میں ایک جگہ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کا ذکر کرتا ہے کہ جن کو اہل و عیال سمیت جنت میں داخل کیا جائے گا۔ جہاں ان کے لئے اور ان کے بچوں کے لئے طرح طرح کے پھل اور لذیذ کھانے اور ہر طرح کے تسکین کے سامان ہوں گے۔ وہ ایک دوسرے سے سوال کریں گے کہ یہ نعمتیں کیسے میسر آئیں تو وہ جواب دیں گے کہ اِنَّا کُنَّا قَبۡلُ فِیۡۤ اَہۡلِنَا مُشۡفِقِیۡنَ وہ کہیں گے یقیناً ہم تو اس سے پہلے اپنے اہل و عیال میں بہت ڈرے ڈرے رہتے تھے۔

فَمَنَّ اللّٰہُ عَلَیۡنَا وَ وَقٰىنَا عَذَابَ السَّمُوۡمِ

پس اللہ نے ہم پر احسان کیا اور ہمیں جھلسا دینے والی لپٹوں کے عذاب سے بچایا۔

اِنَّا کُنَّا مِنۡ قَبۡلُ نَدۡعُوۡہُ ؕ اِنَّہٗ ہُوَ الۡبَرُّ الرَّحِیۡمُ

یقیناً ہم پہلے بھی اسی کو پکارا کرتے تھے۔ بے شک وہی بہت نیک سلوک کرنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

(طور: 27-29)

جس کی یاد دہانی ہر نکاح کے موقع پر بار بار ہوتی ہے۔

ہمارے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کی روشنی میں احباب جماعت کو عائلی تعلقات کے حوالہ سے حسن سلوک کرنے کی نصیحت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

گھریلو تعلقات کے بارہ میں آپ کی نصیحت احادیث میں آتی ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مومن کو اپنی مومنہ بیوی سے نفرت اور بغض نہیں رکھنا چاہئے۔ اگر اس کی ایک بات اسے ناپسند ہے تو دوسری بات پسندیدہ ہوسکتی ہے۔

(صحیح مسلم کتاب الرضاع باب الوصیۃ بالنساء حدیث 3648)

یعنی اگر اس کی کچھ باتیں ناپسندیدہ ہیں تو کچھ اچھی بھی ہوں گی۔ ہمیشہ اچھی باتوں پر تمہاری نظر رہے۔

(صحیح بخاری کتاب النکاح باب المرأۃ راعیۃ فی بیت زوجھا حدیث 5200)

فرمایا: دونوں طرف سے یہ سلوک ہو گا تو تبھی گھر کا امن اور سکون قائم رہ سکتا ہے۔

عائلی زندگی کی حفاظت کی طرف توجہ دلانے کی خاطر قرآن میں ایک راہ یہ بتلائی ھُنَّ لِبَاسٌ لَّکُمۡ وَ اَنۡتُمۡ لِبَاسٌ لَّھُنَّ (البقرہ: 188) یعنی وہ تمہارا لباس ہیں اور تم ان کا لباس ہو۔ یعنی آپس کے تعلقات کی پردہ پوشی جو ہے وہ دونوں کی ذمہ داری ہے۔

ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس پرحکمت طریق کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

قرآن کریم میں ہی خدا تعالیٰ نے جو لباس کے مقاصد بیان فرمائے ہیں وہ یہ ہیں کہ لباس ننگ کو ڈھانکتا ہے، دوسرے یہ کہ لباس زینت کا باعث بنتا ہے، خوبصورتی کا باعث بنتا ہے، تیسرے یہ کہ سردی گرمی سے انسان کو محفوظ رکھتا ہے۔ پس اس طرح جب ایک دفعہ ایک معاہدے کے تحت آپس میں ایک ہونے کا فیصلہ جب ایک مرد اور عورت کر لیتے ہیں تو حتی المقدور یہ کوشش کرنی چاہئے کہ ایک دوسرے کو برداشت بھی کرنا ہے اور ایک دوسرے کے عیب بھی چھپانے ہیں۔ چھوٹی چھوٹی باتوں پر نہ مردوں کو بھڑکنا چاہئے اور نہ ہی عورتوں کو۔ بلکہ ایسے تعلقات ایک احمدی جوڑے میں ہونے چاہئیں جو اس جوڑے کی خوبصورتی کو دو چند کرنے والے ہوں۔ ایسی زینت ہر احمدی جوڑے میں نظر آئے کہ دوسروں کے لئے ایک نمونہ بن جائیں''

فرمایا کہ جہاں تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا خانگی معاملات میں برداشت کا تعلق ہے وہ بھی آپ کی زندگی کا ایک نمایاں پہلو ہے۔ آج لوگ ذرا ذرا سی بات پر اپنی بیویوں سے جھگڑ پڑتے ہیں۔ سالن میں معمولی نمک زیادہ ہو جائے یا بروقت کھانا نہ ملے تو آگ بگولہ ہو جاتے ہیں۔ گالی گلوچ پر اُتر آتے ہیں۔ لیکن حضرت مسیح موعودؑ نے معاشرت کا ایک مثالی نمونہ ہمارے لئے چھوڑا۔ روایت ہے کہ

شادی کے بعد حضرت اماں جان جب پہلے پہل دلی سے قادیان تشریف لائیں تو آپ کو بتایا گیا کہ حضرت صاحب گڑ کے میٹھے چاول پسند فرماتے ہیں آپ نے بہت شوق اور اہتمام سے میٹھے چاول پکانے کا انتظام کیا۔ تھوڑے سے چاول منگوائے اور اس میں چار گنا گڑ ڈال دیا اور بالکل راب سی بن گئی۔ جب پتیلی چولہے سے اتاری اور چاول برتن میں نکالے تو دیکھ کر سخت رنج اور صدمہ ہوا کہ یہ تو خراب ہو گئے ادھر کھانے کا وقت قریب ہو گیا۔ آپ حیران تھیں کہ اب کیا کروں۔ اتنے میں آپ آگئے۔ آپ کا چہرہ دیکھا جو رنج اور صدمہ سے رونے والیوں کا سا بنا ہوا تھا آپ دیکھ کر مسکرائے اور فرمایا۔ کیا چاول اچھے نہ پکنے کا افسوس ہے؟

پھر فرمایا۔ نہیں یہ تو بہت اچھے ہیں۔ میرے مذاق کے مطابق پکے ہیں۔ ایسے زیادہ گڑ والے ہی تو مجھے پسندیدہ ہیں یہ بہت ہی اچھے ہیں اور پھر بہت خوش ہو کر کھائے آپ فرماتی تھیں کہ ''حضرت صاحب نے مجھے خوش کرنے کی اتنی باتیں کیں کہ میرا دل بھی خوش ہو گیا''

میاں بیوی کے درمیان دلجوئی اور محبت کا یہ سلوک یکطرفہ نہ تھا کہ بلکہ دہلی جیسے متمدن شہر سے قادیان کے گاؤں میں آئی لاڈ اور پیار میں پلی دلہن جس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ اپنی زندگی نہایت

تقویٰ اور طہارت اور دعاؤں سے گزاری بلکہ بعض غیر احمدی متعصب رشتہ داروں کی وجہ سے مشکل ترین حالات میں صبر سے اس طرح بسر کی کہ کبھی کوئی دنیا کی لالچ اور زیب و زینت اس محبت کے تعلق میں خلل نہ ڈال سکا۔ اور دیکھنے والے بتاتے ہیں کہ دونوں میاں بیوی کا تعلق گہرے دوستوں جیسا تھا۔ دونوں میاں بیوی کا 22۔ 23سالہ رفاقت کا تعلق صبر و استقامت اور وفا کا نہایت قابل تقلید نمونہ ہے۔حضرت مسیح موعو علیہ السلام کی وفات کے حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا کا اپنے خاوند سے وفا کا ایک یہ انداز ملاحظہ کریں کہ حضرت اماں رضی اللہ عنہا نے پانچوں بچوں کا اکٹھا کیا اور فرمایا۔

بچو! گھر خالی دیکھ کر مایوس نہ ہونا اور اپنے خدارسیدہ باپ کے بارے تمہارے دل میں کوئی میل نہ آئے کیوں کہ تمہارا باپ تمہارے لئے آسمان پر دعاؤں کے بے پناہ خزائن چھوڑ گیا ہے جو وقت پر تم کو ملتے رہے گے۔ یہ محض طفل تسلی نہ تھی بلکہ جماعت احمدیہ کی تاریخ سے واقف لوگ اس کے زندہ گواہ ہیں اور ان شاءاللہ قیامت تک اس کے دل کش نظارے دیکھتے رہیں گے ان شاءاللہ

مشترکہ خاندانی نظام میں پیدا ہونے والے بعض مسائل کا ذکر کرتے ہوئے ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ

’’پھر ایک بیماری جس کی وجہ سے گھر برباد ہوتے ہیں، گھروں میں ہر وقت لڑائیاں اور بے سکونی کی کیفیت رہتی ہے وہ شادی کے بعد بھی لڑکوں کا توفیق ہوتے ہوئے اور کسی جائز وجہ کے بغیر بھی ماں باپ، بہن بھائیوں کے ساتھ اسی گھر میں رہنا ہے۔ اگر ماں باپ بوڑھے ہیں، کوئی خدمت کرنے والا نہیں ہے، خود چل پھر کر کام نہیں کر سکتے اور کوئی مددگار نہیں تو پھر اس بچے کے لئے ضروری ہے اور فرض بھی ہے کہ انہیں اپنے ساتھ رکھے اور ان کی خدمت کرے۔ لیکن اگر بہن بھائی بھی ہیں جو ساتھ رہ رہے ہیں تو پھر گھر علیحدہ کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ آجکل اس کی وجہ سے بہت سی قباحتیں پیدا ہوتی ہیں۔ اکٹھے رہ کر اگر مزید گناہوں میں پڑنا ہے تو یہ کوئی خدمت یا نیکی نہیں ہے...

...تو یہ چیز کہ ہم پیار محبت کی وجہ سے اکٹھے رہ رہے ہیں، اس پیار محبت سے اگر نفرتیں بڑھ رہی ہیں تو یہ کوئی حکم نہیں ہے، اس سے بہتر ہے کہ علیحدہ رہا جائے۔ تو ہر معاملہ میں جذباتی فیصلوں کی بجائے ہمیشہ عقل سے فیصلے کرنے چاہئیں۔

پھر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک موقعہ پر قرآن کریم کی درج ذیل آیت کے حوالے سے فرمایا کہ اس آیت کی تشریح میں:

لَيۡسَ عَلَى الۡاَعۡمٰى حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الۡاَعۡرَجِ حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الۡمَرِيۡضِ حَرَجٌ وَّلَا عَلٰٓى اَنۡفُسِكُمۡ اَنۡ تَاۡكُلُوۡا مِنۡۢ بُيُوۡتِكُمۡ اَوۡ بُيُوۡتِ اٰبَآئِكُمۡ اَوۡ بُيُوۡتِ اُمَّهٰتِكُمۡ اَوۡ بُيُوۡتِ اِخۡوَانِكُمۡ اَوۡ بُيُوۡتِ اَخَوٰتِكُمۡ

(النور: 62)

کہ اندھے پر کوئی حرج نہیں، لولے لنگڑے پر کوئی حرج نہیں، مریض پر کوئی حرج نہیں اور نہ تم لوگوں پر کہ تم اپنے گھروں سے یا اپنے باپ دادا کے گھروں سے یا اپنی ماؤں کے گھروں سے یا اپنے بھائیوں کے گھروں سے یا اپنی بہنوں کے گھروں سے کھانا کھاؤ، حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ فرماتے ہیں کہ ’’ہندوستان میں لوگ اکثر اپنے گھروں میں خصوصاً ساس بہو کی لڑائی کی شکایت کرتے رہتے ہیں۔ اگر قرآن مجید پر عمل کریں تو ایسا نہ ہو۔ فرماتے ہیں دیکھو (یہ جو کھانا کھانے والی آیت ہے) اس میں ارشاد ہے کہ گھر الگ الگ ہوں، ماں کا گھر الگ اور شادی شدہ لڑکے کا گھر الگ، تبھی تو ایک دوسرے کے گھروں میں جاؤ گے اور کھانا کھاؤ گے‘‘

تو دیکھیں! یہ جو لوگوں کا خیال ہے کہ اگر ہم ماں باپ سے علیحدہ ہو گئے تو پتہ نہیں کتنے بڑے گناہوں کے مرتکب ہو جائیں گے اور بعض ماں باپ بھی اپنے بچوں کو اس طرح خوف دلاتے رہتے ہیں بلکہ بلیک میل کر رہے ہوتے ہیں کہ جیسے گھر علیحدہ کرتے ہی ان پر جہنم واجب ہو جائے گی۔ تو یہ انتہائی غلط رویہ ہے۔

(خطبہ جمعہ 10نومبر 2006ء مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل یکم دسمبر 2006ء)

ہمارے آقا و مولیٰ حضرت اقدس محمد صلی اللہ علیہ وسلم جن کو ہر لحاظ سے ہمارے لئے کامل اسوہ قرار دیا گیا ہے کا گھر اس کی نہایت عمدہ مثال ہے۔ آپ کی عائلی زندگی نیکی تقویٰ اور سادہ زندگی کا عظیم الشان روشن نشان ہے۔ اس میں کیا شک ہے کہ آپ کے گھر کی عورتیں نسوانی نزاکت کے طبعی تقاضوں کے پیش نظر بعض اوقات آپ سے گھر میں فراخی رزق کا تقاضا بھی کر لیتیں لیکن جب ایک موقع پر اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت نازل کی کہ

يٰٓاَيُّهَا النَّبِىُّ قُلۡ لِّاَزۡوَاجِكَ اِنۡ كُنۡتُنَّ تُرِدۡنَ الۡحَيٰوةَ الدُّنۡيَا وَزِيۡنَتَهَا فَتَعَالَيۡنَ اُمَتِّعۡكُنَّ وَاُسَرِّحۡكُنَّ سَرَاحًا جَمِيۡلًا ﴿۲۹﴾ وَاِنۡ كُنۡتُنَّ تُرِدۡنَ اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗ وَالدَّارَ الۡاٰخِرَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلۡمُحۡسِنٰتِ مِنۡكُنَّ اَجۡرًا عَظِيۡمًا ﴿۳۰﴾

(الاحزاب: 28- 29)

اے نبی! تو اپنی بیویوں سے کہہ دے کہ اگر تم دنیوی زندگی اور اس کی زینت کا سامان چاہتی ہو تو آؤ! میں تم کو اس سے مالامال کر دیتا ہوں اور تم کو دنیوی مال و دولت دے کر نہایت اچھے طریق سے رخصت کر دیتا ہوں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذکر الٰہی اور دعاؤں میں بسر ہونے والی فعال زندگی میں ایک ایسی کشش تھی ایسا نور تھا آپ کے گھر میں ایسی تسکین تھی کہ آپ کی سب بیویوں کا ردعمل یہ تھا کہ گویا ہم ہر قربانی کے لئے تیار ہیں لیکن آپ جیسے خدارسیدہ وجود سے علیحدگی کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔

حضور انور ایّدہ اللہ تعالیٰ نے عورتوں سے حُسنِ سلوک کے بارہ میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک حوالہ سناتے ہوئے فرمایا:

ایک صحابی کے اپنی بیوی کے ساتھ سختی سے پیش آنے اور ان سے حسن سلوک نہ کرنے پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے الہاماً بیویوں سے حسن سلوک کرنے کا حکم فرمایا کہ: یہ طریق اچھا نہیں اس سے روک دیا جائے مسلمانوں کے لیڈر عبدالکریم کو۔

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ، روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 75)

آپ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ’’اس الہام میں تمام جماعت کے لئے تعلیم ہے کہ اپنی بیویوں سے رفق اور نرمی کے ساتھ پیش آویں۔ وہ ان کی کنیزیں نہیں ہیں۔ درحقیقت نکاح مرد اور عورت کا باہم ایک معاہدہ ہے۔ پس کوشش کرو کہ اپنے معاہدہ میں دغاباز نہ ٹھہرو۔ اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے: عَاشِرُوۡهُنَّ بِالۡمَعۡرُوۡفِ (النساء: 20) یعنی اپنی بیویوں کے ساتھ نیک سلوک کے ساتھ زندگی بسر کرو۔ اور حدیث میں ہے: خَیْرُکُمْ خَیْرُکُمْ لِاَھْلِهٖ یعنی تم میں سے اچھا وہی ہے جو اپنی بیوی سے اچھا ہے۔ سو روحانی اور جسمانی طور پر اپنی بیویوں سے نیکی کرو۔ ان کے لئے دعا کرتے رہو اور طلاق سے پرہیز کرو۔ کیونکہ نہایت بد، خدا کے نزدیک وہ شخص ہے جو طلاق دینے میں جلدی کرتا ہے۔ جس کو خدا نے جوڑا ہے اس کو ایک گندے برتن کی طرح جلد مت توڑو‘‘

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ، روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 75 حاشیہ)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک خطبہ جمعہ میں عائلی مسائل کے ضمن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات اور آپؑ کے اصحاب کے نمونہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔

’’حضرت چوہدری محمد اکبر صاحب روایت کرتے ہیں کہ: چوہدری نذر محمود صاحب رضی اللہ عنہ کو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مبارک زمانے میں ہدایت بخشی اور شناخت حق کی توفیق دی جس کے بعد ان کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کا شوق ہوا چنانچہ وہ قادیان دارالامان گئے مگر وہاں جانے پر معلوم ہوا کہ حضور کسی مقدمے کی وجہ سے گورداسپور تشریف لائے ہوئے ہیں۔ چنانچہ وہ گورداسپور گئے اور ایسے وقت میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت اور ملاقات کا موقع ملا جب حضور بالکل اکیلے تھے اور چارپائی پر لیٹے ہوئے تھے۔ چنانچہ انہوں نے حضور کو دبانا شروع کر دیا اور دعا کی درخواست کی۔ اتنے میں کوئی اور دوست حضور کی ملاقات کے لئے آیا جنہوں نے حضور کے سامنے ذکر کیا کہ اس کے سسرال نے اپنی لڑکی بڑی مشکلوں سے اسے دی ہے (یعنی واپس بھجوائی ہے)، اب اس نے بھی ارادہ کیا ہے کہ وہ اُن کی لڑکی کو ان کے پاس نہ بھیجے گا۔ (شاید آپس میں شادیاں ہوئی ہوں گی۔) جونہی حضورؑ نے اس کے ایسے کلمات سنے حضورؑ کا چہرہ سرخ ہو گیا اور حضورؑ نے غصے سے اس کو فرمایا کہ فی الفور یہاں سے دور ہو جاؤ، ایسا نہ ہو کہ تمہاری وجہ سے ہم پر بھی عذاب آجاوے۔ چنانچہ وہ اٹھ کر چلا گیا اور تھوڑی دیر کے بعد واپس آیا اور عرض کی کہ وہ توبہ کرتا ہے، اسے معاف فرمایا جائے۔ جس پر حضورؑ نے اسے بیٹھنے کی اجازت دی۔

چوہدری نذر محمد صاحب مرحوم کہتے تھے کہ جب یہ واقعہ انہوں نے دیکھا تو وہ دل میں سخت نادم ہوئے کہ اتنی سی بات پر حضورؑ نے اتنا غصہ منایا ہے۔ حالانکہ اُن کی اپنی حالت یہ ہے کہ وہ اپنی بیوی کو پوچھتے تک نہیں اور اپنے سسرال کی پرواہ نہیں کرتے۔ یہ کتنا بڑا گناہ ہے۔ وہ کہتے تھے کہ انہوں نے وہیں بیٹھے بیٹھے توبہ کی اور دل میں عہد کیا کہ اب جا کر اپنی بیوی سے معافی مانگوں گا اور آئندہ بھی اس سے بدسلوکی نہ کروں گا۔ چنانچہ وہ فرماتے تھے کہ جب وہ وہاں سے واپس آئے تو انہوں نے اپنی بیوی کے لئے بہت سے تحائف خریدے اور گھر پہنچ کر اپنی بیوی کے پاس گئے اور اس کے آگے تحائف رکھ کر پچھلی بدسلوکی کی ان سے منت کر کے معافی مانگی۔ وہ حیران ہو گئی کہ ایسی تبدیلی ان میں کس طرح پیدا ہو گئی۔ جب اس کو معلوم ہوا یہ سب کچھ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ السلام کے طفیل ہے تو وہ حضورؑ کو بے شمار دعائیں دینے لگی کہ حضور نے اس کی تلخ زندگی کو راحت بھری زندگی سے مبدل کر دیا ہے‘‘

(رجسٹر روایات صحابہ نمبر 1 صفحہ 6-7)

(خطبہ جمعہ 13/ جنوری 2006ء)

عائلی جھگڑوں کی ایک وجہ قوّت برداشت میں کمی ہے اور اس حوالہ سے افراد جماعت کو ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نصیحت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا۔

’’آج کل یہاں بھی اور دنیا میں ہر جگہ میاں بیوی کے جھگڑوں کے معاملات میرے سامنے آتے رہتے ہیں۔ جن میں مرد کا قصور بھی ہوتا ہے عورت کا قصور بھی ہوتا ہے۔ نہ مرد میں برداشت کا وہ مادہ رہا ہے جو ایک مومن میں ہونا چاہئے نہ عورت برداشت کرتی ہے۔ جیسا کہ میں پہلے بھی کئی مرتبہ اس طرف توجہ دلاتے ہوئے کہہ چکا ہوں کہ گو زیادہ تر قصور عموماً مردوں کا ہوتا ہے لیکن بعض ایسے معاملات ہوتے ہیں جن میں عورت یا لڑکی سراسر قصوروار ہوتی ہے۔ قصور دونوں طرف سے ہوتا ہے جس کی وجہ سے رنجشیں پیدا ہوتی ہیں، گھر اجڑتے

بقیہ صفحہ 10 پر

رپورٹ: کلیم احمد کاشمیری - نمائندہ الفضل سپین

نیشنل اجتماع انصار اللہ سپین 2022ء

جماعت احمدیہ میں ذیلی تنظیموں کا قیام سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کی خداداد ذہانت و فطانت اور علمی و انتظامی صلاحیتوں کا آئینہ دار ہے۔ آپؓ نے افراد جماعت کے مرد و زن و بچوں کو اپنی عمر کے لحاظ سے ذیلی تنظیموں میں تقسیم کر کے ان کی روحانی، اخلاقی، معاشی، معاشرتی اور جسمانی ترقی کے سامان منظم صورت میں پیدا فرما دیے۔

اسی مقصد کو پورا کرنے کے لیے مجلس انصار اللہ سپین نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے 25 اور 26 جون 2022ء کو مسجد بیت الرحمان والنسیا میں اپنا سالانہ اجتماع منعقد کیا۔ کرونا کی وبا کے بعد یہ پہلا اجتماع تھا جو منعقد ہو رہا تھا۔ مجلس عاملہ انصار اللہ کے اجلاس میں اجتماع کے انتظامات کے لیے مکرم کلیم احمد، مربی سلسلہ والنسیا سپین کو ناظم اعلیٰ اجتماع بنایا گیا۔ اور اجتماع کے پروگرام کو فائنل کیا گیا۔ مکرم ناظم اعلیٰ صاحب نے ایک کمیٹی بنائی تا کہ اجتماع کے انتظامات کو احسن رنگ میں سر انجام دیا جا سکے۔

اجتماع کا نصاب تیار کر کے ساری مجالس کے انصار تک پہنچایا گیا۔ اور انصار اللہ کی ویب پر اپ لوڈ کر دیا گیا۔

اس سال اجتماع کا عنوان ''خلافت سے محبت'' رکھا گیا تھا۔

جمعہ کے دن ہی احباب بیرونی جماعتوں سے تشریف لانا شروع ہو گے تھے۔ اجتماع کے دونوں دنوں کا آغاز تہجد سے کیا گیا۔ نماز فجر کے بعد درس کا اہتمام کیا گیا۔

اجلاس کا افتتاح مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ سپین نے فرمایا۔ تلاوت و نظم کے بعد صدر مجلس انصار اللہ نے عہد دوہرایا۔ نظم کے بعد مکرم صدر صاحب انصار اللہ سپین نے مختصر خطاب فرمایا۔ جس میں آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے مجلس انصار اللہ یوکے کے اجتماع 2021ء سے خطاب کا کچھ حصہ سپینش زبان میں پڑھ کر سنایا اور بعدہ اس کا اردو ترجمہ پیش فرمایا۔ آپ نے فرمایا کہ حضور فرماتے ہیں۔

''آپ کو صحیح معنوں میں 'انصار اللہ' صرف اسی وقت کہا جا سکتا ہے جب آپ اس دور کے امام، خدا کے مقرر کردہ، مسیح موعود اور مہدی کی پکار پر لبیک کہیں گے، اور صرف نام سے انصار اللہ نہیں ہیں''

اس لیے جو لوگ اپنے آپ کو 'انصار اللہ' (خدا کا مددگار) کہتے ہیں، انہیں ہمیشہ یہ بات اپنے ذہن میں رکھنی چاہیے کہ آپ صحیح معنوں میں 'انصار اللہ' تب ہی کہلا سکتے ہیں جب آپ اس زمانے کے مقرر کردہ امام کی پکار پر لبیک کہیں گے۔ خدا کا، مسیح موعود اور مہدی، اور صرف نام کے انصار اللہ نہیں ہیں۔ بلکہ اس جذبے کو سمجھتے ہوئے خلوص دل سے نعرہ لگانے والے بنیں کہ ''ہم اللہ کے مددگار ہیں۔''

جس کے بعد مکرم امیر صاحب نے مختصر خطاب فرمایا۔ جس میں آپ نے فرمایا کہ جس طرح صدر صاحب انصار اللہ نے حضور کی نصائح آپ کی سامنے رکھی ہیں۔ ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ اس کے بعد امیر صاحب نے دعا کروائی۔

افتتاحی تقریب کے بعد ورزشی مقابلہ جات کا آغاز ہوا۔ ورزشی مقابلہ جات میں کلائی پکڑنا، بیڈمنٹن، ٹیبل ٹینس، نشانہ بازی، رسہ کشی، میوزیکل چیئر اور باسکٹ بال کے مقابلہ جات ہوئے۔ نماز ظہر و عصر کے بعد کھانا پیش کیا گیا اور پھر علمی مقابلہ جات کا آغاز ہوا۔ مقابلہ جات میں تلاوت قرآن کریم، حفظ قرآن، حفظ حدیث، نظم، تقریر، دعائیں، فی البدیہہ تقریر، پیغام رسانی، مشاہدہ معائنہ اور دینی معلومات کے مقابلہ جات شامل تھے۔

قرآنی معلومات پر مکرم ڈاکٹر عطا الٰہی منصور صاحب نے ایک لیکچر دیا۔ جسے احباب جماعت نے بڑی توجہ سے سنا اور پسند کیا۔

اجتماع کے دوران دوسرے دن ہومیوپیتھی کے متعلق ایک پریزینٹیشن مکرم کلیم احمد صاحب مربی سلسلہ نے دی۔ جس میں خلفاء سلسلہ کی ہومیوپیتھی پر توجہ اور اس کی ترویج کے لئے احسانات کا ذکر کیا گیا اور بتایا کہ خلافت احمدیہ کی برکت اور توجہ سے ہومیوپیتھی کا مستقبل ہمیشہ کے لئے محفوظ ہو گیا ہے۔ اس پروگرام کو احباب نے بہت پسند کیا۔

اجتماع کے دنوں میں بہترین کھانا پیش کیا گیا اور سارے پروگرام مقرر طے شدہ وقت پر اختتام پذیر ہوئے۔

اجتماع سے ایک دن پہلے مکرم صدر انصار اللہ کو مرکز سے ایک خط موصول ہوا جس میں بتایا گیا تھا کہ ''حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مجلس انصار اللہ کے لیے رومال کی منظوری عطا فرمائی ہے جس کی تفصیل حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کی ہدایات کے مطابق یہ رومال تین مربع فٹ یعنی ایک مربع گز کا ہے۔ یہ رومال کالا اور سفید رنگ کے چار چوکھٹے، دو کالے اور دو سفید پر مشتمل ہے۔ اس کے ساتھ ایک چھلا یعنی رنگ بھی ہو گا جس پر لا غالب الا اللہ لکھا ہو۔ کوشش کریں کہ اسی سال اجتماع کے موقع پر انصار اس کو اپنے گلے میں پہنیں۔'' اس ارشاد کو پورا کرنے کے لیے ہفتہ والے دن انصار اور خدام نے مل کر رات گے تک اس پر مسلسل کام کیا اور کئی گھنٹے کی محنت کے بعد رومال تیار کر لیے تا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی منشاء کو پورا کیا جا سکے۔ اگلے دن آخری سیشن میں سب انصار نے اس رومال کو اپنے گلے میں پہنا۔

اس رومال کی تیاری میں جن احباب نے حصہ لیا ان میں مکرم حمید احمد نذیر، صدر انصار اللہ سپین، مکرم ملک قیصر محمود صاحب مربی سلسلہ و صدر خدام الاحمدیہ، مکرم تنویر بٹ صاحب، صدر جماعت بارسلونا، مکرم محمد افضال صاحب، مکرم عمران علی صاحب اور مکرم کاشف صاحب نے حصہ لیا اللہ انہیں اس کی بہترین جزا دے۔ آمین

خدام الاحمدیہ والنسیا نے اس اجتماع میں بھر پور تعاون کیا۔ اور اجتماع کو کامیاب بنانے میں بھر پور مدد کی۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

26 جون کا اجتماع کا اختتامی اجلاس مکرم امیر صاحب سپین کی صدارت میں منعقد ہوا۔ تلاوت، عہد، نظم اور اس کے بعد ناظم اعلیٰ اجتماع مکرم کلیم احمد صاحب مربی سلسلہ والنسیا نے اجتماع کی رپورٹ پیش کی۔ اس کے بعد مکرم امیر صاحب اور مکرم صدر انصار سپین نے علمی اور ورزشی مقابلہ جات میں انعامات جیتنے والے انصار میں انعامات تقسیم کیے۔ تقسیم انعامات کے بعد مکرم امیر صاحب نے خطاب فرمایا۔ جس میں آپ نے فرمایا کہ ہمیں خلافت کے ساتھ مضبوط تعلق رکھنا چاہیے اور اگر کوئی بھی حکم خلیفہ وقت کی طرف سے آئے تو اس پر فوراً عمل شروع کر دینا چاہیے۔ پھر اللہ تعالیٰ خود اسباب پیدا کرنا شروع کر دیتا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ ہمیں اگر خلافت سے پیار ہے تو ہمیں حضور انور ایدہ اللہ کی ہدایات پر عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ آپ نے فرمایا کہ ہمیں جس طرح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ارشاد فرمایا ہوا ہے روزانہ ایک گھنٹے تک اپنے بچوں کے ساتھ مل کر ایم ٹی اے دیکھنا چاہیے۔ اسی طرح ہمیں تبلیغ کی طرف بھی توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ اس کے بعد مکرم صدر صاحب انصار اللہ سپین نے امیر صاحب کی تقریر کا اسپینش زبان میں ترجمہ پیش کیا۔ تمام حاضرین کا شکریہ ادا کیا اور اس کے بعد مکرم امیر صاحب نے دعا کروائی۔ اور دعا کے ساتھ ہی اجتماع کا اختتام ہوا۔

بقیہ: عائلی زندگی میں ...... از صفحہ 9

ہیں۔ پس دونوں طرف کے لوگ اگر اپنے جذبات پر کنٹرول رکھیں اور تقویٰ دل میں قائم کرنے والے ہوں تو یہ مسائل کبھی پیدا نہ ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسے لوگوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اگر تم دونوں کو ایک دوسرے کے عیب نظر آتے ہیں تو کئی باتیں ایسی بھی ہوں گی جو اچھی لگتی ہوں گی۔ یہ نہیں کہ صرف ایک دوسرے میں عیب ہی عیب ہیں؟ اگر ان اچھی باتوں کو سامنے رکھو اور قربانی کا پہلو اختیار کرو تو آپس میں پیار محبت اور صلح کی فضا پیدا ہو سکتی ہے۔ آپؐ کی بیویوں کی گواہی ہے کہ آپؐ جیسے اعلیٰ اخلاق کے ساتھ بیویوں سے حسن سلوک کرنے والا کوئی اور ہو ہی نہیں سکتا۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم جو نصیحت فرماتے ہیں تو صرف نصیحت نہیں فرماتے بلکہ آپؐ نے اپنے اُسوہ سے بھی یہ ثابت کیا ہے''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 22/اگست 2008ء)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اپنی اولاد کے لئے دعائیں ہمارے لئے بھی کئی طرح کی روشنی کا سامان رکھتی ہیں۔ آپ ایک جگہ فرماتے ہیں کہ

''میں التزاماً چند دعائیں ہر روز مانگا کرتا ہوں۔

اول: اپنے نفس کے لئے دعا مانگتا ہوں کہ خداوند کریم مجھ سے وہ کام لے جس سے اس کی عزت و جلال ظاہر ہو اور اپنی رضا کی پوری توفیق عطا کرے۔

دوم: پھر اپنے گھر کے لوگوں کے لئے دعا مانگتا ہوں کہ ان سے قرۃ عین عطا ہو اور اللہ تعالیٰ کی مرضیات کی راہ پر چلیں۔

سوم: پھر اپنے بچوں کے لئے دعا مانگتا ہوں کہ یہ سب دین کے خدام بنیں۔

چہارم: پھر اپنے مخلص دوستوں کے لئے نام بنام۔

پنجم: اور پھر ان سب کے لئے جو اس سلسلہ سے وابستہ ہیں خواہ ہم انہیں جانتے ہیں یا نہیں جانتے۔''

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 309)

پیارے دوستو! ایک نہایت اہم بات کا ذکر کئے بغیر یہ مضمون بالکل ادھورا رہ جائے گا۔ یعنی یہ کہ گھروں کے سکون اور امن کے متلاشی کچھ اپنی دنیاوی مصروفیات کم کریں تھوڑے پر گزارا کر لیں لیکن ہر روز وقت نکال کر ایم ٹی اے پر نشر ہونے والے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطابات اس طرح سارے خاندان کے ساتھ مل کر سنیں جیسے ایک سخت پیاسا ٹھنڈے شیریں چشمے پر آ بیٹھے ہوں یا جیسے ایک سخت بیمار اپنے آپ کو طبیب کے آگے رکھ دیتا ہے اور اس آسمانی فیض سے یوں استفادہ کریں جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نہایت توجہ اور محبت سے دنیا سے بے تعلق ہو کر آپ کی صحبت میں آ بیٹھتے تھے۔ پھر دیکھیں آپ کی ذات میں آپ کے گھر میں آپ کے خاندان میں کیسی ہر روز عظیم الشان پاکیزہ تبدیلیاں پیدا ہوں گی۔ پھر آپ دیکھیں کہ ہر دن اندھیروں سے روشنی کی طرف نکالنے والا ہو گا۔ ہر نیا دن آپ کے لئے تسکین کے سامان پیدا کرنے والا ہو گا۔ اللہ تعالیٰ ہم کو اور ہمارے بیوی بچوں کو اس نعمت سے خوب خوب فائدہ اٹھانے کی توفیق دے آمین

مختار احمد

تلخیص صحیح بخاری سوالاً و جواباً

کتاب الوحی

قسط 1

(ایک نئے سلسلہ کا آغاز)

آج کل بفضل اللہ تعالیٰ ہمارے آقا و مولیٰ حضرت اقدس محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اقوالِ مبارکہ جو صحیح بخاری کی صورت میں دنیا میں موجود و مشہور ہیں اور اَصَحُّ الْکُتُبِ بَعْدَ کِتَابُ اللّٰہِ معروف ہے کے مطالعہ کی توفیق مل رہی ہے۔ تو اس دوران یہ خیال آیا کہ ساتھ ساتھ نوٹس بھی لوں۔ تو یہ نوٹس صحیح بخاری کی کتب کی ترتیب سے ہیں اور احادیث اور واقعات کو خلاصۃً مفہوماً تحریر کیا ہے نہ کہ من وعن ترجمہ اور عام قاری کے سمجھنے میں آسانی کے پیشِ نظر روایات سے سوال اخذ کر کے حدیث کا خلاصہ جواب میں تحریر کیا ہے تا بات کو عام فہم بیان کیا جائے۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ دیگر اہل علم کسی روایت سے وہی بات اخذ کریں جو میری سمجھ اور دانست میں آئی ہے۔ لکلِّ حکمۃ۔ دانائی اور حکمت سے اللہ تعالیٰ نے ہر کسی کو حصہ عطا کر رکھا ہے۔

قارئین کی خدمت میں گذارش ہے کہ مفید مشورہ سے نوازیں تا عوام النّاس بذوق و شوق مستفید ہوسکیں۔

سوال:۔ اعمال کا دار و مدار کس بات پر ہے؟

جواب: حضورؐ نے فرمایا کہ اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے اور ہر عمل کا نتیجہ ہر انسان کو اس کی نیت کے مطابق ہی ملے گا۔

سوال:۔ حضورؐ پر نزولِ وحی کس طرز پر ہوئی؟

جواب: حضورؐ پر سابقہ انبیاء کی طرح ہی وحی نازل ہوئی۔ جیسا کہ قرآن کریم میں ہے: اِنَّآ اَوۡحَیۡنَاۤ اِلَیۡکَ کَمَاۤ اَوۡحَیۡنَاۤ اِلٰی نُوۡحٍ وَّالنَّبِیّٖنَ مِنۡۢ بَعۡدِہٖ

(النساء: 164)

ہم نے یقیناً تیری طرف ویسے ہی وحی کی جیسا نوح کی طرف وحی کی تھی اور اس کے بعد آنے والے نبیوں کی طرف۔

سوال: آپؐ پر وحی کی کیفیت کیسی ہوا کرتی تھی؟

جواب: آپؐ پر وحی کبھی گھنٹی کی آواز کی طرح ہوتی تھی۔ اور کبھی انسانی شکل میں فرشتہ کے ذریعہ ہوتی تھی۔ بعض اوقات وحی کا بوجھ اتنا زیادہ ہوتا کہ سخت سردی میں بھی آپؐ کو پسینہ آجاتا تھا۔

سوال:۔ کیا حضورؐ کو نزولِ وحی سے قبل خواب وغیرہ بھی آیا کرتے تھے؟

جواب:۔ جی ہاں نبی کریمؐ پر وحی کی ابتدا اچھے سچے پاکیزہ خوابوں سے ہوئی۔ آپؐ کے خواب صبح کی روشنی کی طرح صحیح اور سچے ثابت ہوا کرتے تھے۔

سوال:۔ کیا حضورؐ نے خلوت میں، جسے عرف عام میں چلّہ کہتے ہیں عبادات کیں؟

جواب: جی ہاں حضورؐ نے کافی عرصہ گوشہ نشینی میں عبادات کیں۔ رؤیا صالحہ کی کثرت کی بنا پہ آپؐ تنہائی پسند ہو گئے، اکثر اپنا کھانا پینا وغیرہ ہمراہ لے کر غار حرا میں کئی کئی دن راتیں وہاں قیام کرتے، آپؐ کا یہ سلسلہ وحی کے نزول تک جاری رہا۔

سوال: پہلی وحی کے نزول پر حضورؐ کی کیا کیفیت تھی؟

جواب:۔ پہلی کے وقت آپؐ غار حرا ہی میں قیام پذیر تھے کہ اچانک جبرائیلؑ آئے اور کہا کہ: اے محمد! پڑھو، آپؐ نے جواب دیا میں پڑھنا نہیں جانتا۔ پھر آپؐ کو فرشتے نے پکڑ کر اتنے زور سے دبایا کہ آپؐ کی طاقت جواب دے گئی۔ پھر فرشتے نے چھوڑ کر کہا کہ:

اِقۡرَاۡ بِاسۡمِ رَبِّکَ الَّذِیۡ خَلَقَ ۚ﴿۲﴾ خَلَقَ الۡاِنۡسَانَ مِنۡ عَلَقٍ ۚ﴿۳﴾ اِقۡرَاۡ وَرَبُّکَ الۡاَکۡرَمُ ۙ﴿۴﴾ الَّذِیۡ عَلَّمَ بِالۡقَلَمِ ۙ﴿۵﴾ عَلَّمَ الۡاِنۡسَانَ مَا لَمۡ یَعۡلَمۡ ؕ﴿۶﴾

(العلق: 2-6)

پڑھ اپنے ربّ کے نام کے ساتھ جس نے پیدا کیا۔ اُس نے انسان کو ایک چمٹ جانے والے لوتھڑے سے پیدا کیا۔ پڑھ، اور تیرا ربّ سب سے زیادہ معزز ہے۔ جس نے قلم کے ذریعہ سکھایا۔

یہ آیات آپؐ جبرائیلؑ سے سن کر اس حال میں غار حرا سے واپس ہوئے کہ آپؐ کا دل کانپ رہا تھا۔

سوال: پہلی وحی کے واقعہ سے آپؐ کو کیا پریشانی ہوگئی تھی؟

جواب: پہلی وحی کے وقت حضورؐ پر الٰہی رعب کا اتنا غلبہ ہو کہ آپؐ کو اپنی جان کے جانے کا خوف لاحق ہوگیا تھا۔ آپؐ گھبراہٹ کے عالم میں اپنی زوجہ خدیجہؓ کے ہاں تشریف لائے۔ اور فرمایا کہ مجھے کمبل اوڑھا دو، مجھے کمبل اوڑھا دو۔

چنانچہ آپؐ کو کمبل اوڑھا دیا گیا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا خوف جاتا رہا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زوجہ محترمہ خدیجہؓ کو تفصیل کے ساتھ غارِ حرا میں وحی کے نزول کا واقعہ سنایا۔

سوال: حضرت خدیجہؓ نے آپؐ کو کس طرح تسلّی دی اور کن الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا؟

جواب: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اہلیہ محترمہ خدیجہؓ نے آپؐ کی ڈھارس بندھائی اور کہا کہ آپؐ کا جان ضائع ہونے کا خیال صحیح نہیں ہے۔ اور آپؐ کے اوصاف حمیدہ کی گواہی دیتے ہوئے یہ خراج تحسین پیش کیا: اللہ کی قسم! آپ کو اللہ کبھی رسوا نہیں کرے گا، آپ تو بے حد صلہ رحمی کرتے ہیں، بے کسوں کا بوجھ اٹھاتے ہیں، جن نیکیوں کو معاشرہ چھوڑ چکا ہے آپؐ ان کو زندہ کر رہے ہیں، مہمان نوازی میں آپ بے مثال ہیں اور مصیبت زدوں کا ساتھ دیتے ہیں۔ اس لئے آپؐ کی جان ہرگز یونہی بے مقصد ضائع نہیں ہوسکتی۔

سوال: حضرت خدیجہؓ آپؐ کو کس کے پاس لے کر گئیں؟

جواب: حضرت خدیجہؓ آپؐ کو ورقہ بن نوفل کے پاس لے گئیں۔ اس نے حضورؐ سے سارا واقعہ سنا اور بتایا کہ آپ کے پاس وہی فرشتہ آیا ہے، جو موسیٰؑ کے پاس آیا تھا۔

سوال: ورقہ بن نوفل کون تھے؟

جواب: ورقہ بن نوفل حضرت خدیجہؓ کے چچازاد بھائی تھے اور زمانہ جاہلیت میں نصرانی مذہب اختیار کر چکے تھے اور عبرانی زبان کے مترجم تھے، انجیل کو عبرانی زبان میں لکھا کرتے تھے۔ وہ بہت بوڑھے ہو گئے تھے یہاں تک کہ ان کی بینائی بھی جا چکی تھی۔

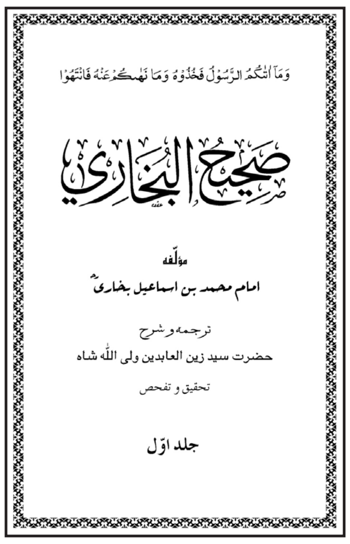

سوال: ورقہ بن نوفل نے آپؐ سے کس خواہش اظہار کیا؟

ورقہ بن نوفل نے آپؐ کو کہا: کہ کاش، میں آپ کی نبوت کے شروع ہونے پر جوان عمر ہوتا۔ کاش میں اس وقت تک زندہ رہتا کہ جب آپ کی قوم آپ کو اس شہر سے نکال دے گی۔

رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے یہ سن کر تعجب سے پوچھا کہ کیا وہ لوگ مجھ کو نکال دیں گے؟ ورقہ بولا ہاں، جو شخص بھی آپ کی طرح امر حق لے کر آیا لوگ اس کے دشمن ہی ہوئے۔ اگر مجھے آپ کی نبوت کا زمانہ ملا تو میں آپ کی پوری پوری مدد کروں گا۔

مگر ورقہ بن نوفل کچھ دنوں کے بعد ہی انتقال کر گئے۔

اس واقعہ سے پتہ چلتا ہے کہ انبیاء علیہم السلام اپنے وقت کے اہل علم سے استفادہ کیا کرتے تھے۔

سوال: آپؐ کی پہلی وحی کے نزول بعد دوسری وحی کب نازل ہوئی۔

جواب: پہلی وحی کے واقعہ کے بعد کچھ عرصہ تک وحی کی آمد موقوف رہی۔ آپؐ نے وحی کے رک جانے کے زمانے کے حالات بیان فرماتے ہوئے کہا کہ، ایک روز میں چلا جارہا تھا کہ اچانک میں نے آسمان کی طرف ایک آواز سنی اور میں نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا، کیا دیکھتا ہوں کہ وہی فرشتہ جو میرے پاس غار حرا میں آیا تھا وہ آسمان و زمین کے بیچ میں ایک کرسی پر بیٹھا ہوا ہے۔ میں اس سے خوف زدہ ہوا اور گھر آنے پر میں نے پھر کمبل اوڑھانے کا کہا۔ اور یہ آیات نازل ہوئیں:

یٰۤاَیُّہَا الۡمُدَّثِّرُ ۙ﴿۲﴾ قُمۡ فَاَنۡذِرۡ ۪ۙ﴿۳﴾ وَرَبَّکَ فَکَبِّرۡ ۪ۙ﴿۴﴾ وَثِیَابَکَ فَطَہِّرۡ ۪ۙ﴿۵﴾ وَالرُّجۡزَ فَاہۡجُرۡ ۪ۙ﴿۶﴾

(المدثر: 2-6)

اے کپڑا اوڑھنے والے! اُٹھ کھڑا ہو اور انتباہ کر۔ اور اپنے ربّ ہی کی بڑائی بیان کر۔ اور جہاں تک تیرے کپڑوں (یعنی قریبی ساتھیوں) کا تعلق ہے تُو (انہیں) بہت پاک کر۔ اور جہاں تک ناپاکی کا تعلق ہے تو اس سے کلیّۃً الگ رہ۔

اس کے بعد وحی تیزی کے ساتھ پے در پے آنے لگی۔

سوال: اللہ تعالیٰ نے حضورؐ کو وحی کو یاد کرنے کے بارہ میں کیا ہدایات فرمائیں؟

جواب: حضورؐ وحی الٰہی یاد کرنے کے لئے جبرائیلؑ کی پیروی میں جلدی جلدی الفاظ دہرانے کی کوشش کرتے تھے مگر اللہ تعالیٰ نے اس عمل سے روک دیا اور یہ آیات نازل کیں: لَا تُحَرِّکۡ بِہٖ لِسَانَکَ لِتَعۡجَلَ بِہٖ ﴿ؕ۱۷﴾ اِنَّ عَلَیۡنَا جَمۡعَہٗ وَقُرۡاٰنَہٗ ﴿ۚۖ۱۸﴾ فَاِذَا قَرَاۡنٰہُ فَاتَّبِعۡ قُرۡاٰنَہٗ ﴿ۚ۱۹﴾ ثُمَّ اِنَّ عَلَیۡنَا بَیَانَہٗ ﴿ؕ۲۰﴾

(القیامہ: 17-20)

تُو اس کی قراءت کے وقت اپنی زبان کو اس لئے تیز حرکت نہ دے کہ تُو اسے جلد جلد یاد کرے۔ یقیناً اس کا جمع کرنا اور اس کی تلاوت ہماری ذمہ داری ہے۔ پس جب ہم اُسے پڑھ چکیں تو تُو اس

بقیہ صفحہ 13 پر

مدثر ظفر

کیا جانور بھی خودکشی کرتے ہیں؟

اپنے ہاتھوں خود کی جان لینے کا سنگین عمل خودکشی کہلاتا ہے۔عالمی ادارہ صحت کے مطابق دنیا میں اوسط چالیس سیکنڈ میں ایک انسان خودکشی کرلیتا ہے۔خودکشی تشدد کی ایک انتہائی شکل ہے جس کی اسلام، یہودیت، عیسائیت اور ہندومت سمیت تمام بڑے مذاہب نے سختی سے حوصلہ شکنی کی ہے۔ہر سال 10 ستمبر کو عالمی یوم برائے انسداد خودکشی کے طور پر منایا جاتا ہے۔

خودکشی کے متعدد اسباب ہیں جن میں احساس محرومی، نفسیاتی عوارض، غربت اور بے روزگاری، نشے کی لت اور محبت میں ناکامی جیسی وجوہات سرفہرست ہیں۔ظاہر ہے ان میں سے کوئی بھی قابل ذکر وجہ جانوروں میں خودکشی کا سبب بحرحال نہیں بن سکتی۔لیکن اپنی ذات میں یہ ایک دلچسپ سوال ہے کہ کیا جانور بھی خودکشی کرتے ہیں؟ اس سوال کا حتمی جواب ہم نہیں جانتے۔کیونکہ جانوروں کے بارے میں ہم جانتے ہیں کہ ان کا شعور بحرحال اس نہج پر نہیں پہنچا جہاں انہیں خودکشی جیسے عمل کے نتائج معلوم ہوں۔یا جانور کسی بھی سبب سے خود کو جان سے مار لینے کا شعور رکھتے ہوں۔البتہ مختلف جانوروں کے ایسی کئی واقعات کثرت سے ملتے ہیں جن سے یہ گمان ہوتا ہے کہ جانوروں نے عمداً خودکشی کی۔ایسے واقعات جانوروں میں انفرادی اور اجتماعی دونوں صورتوں میں ملتے ہیں مثلاً 2005ء میں ترکی کے مشرقی علاقے میں واقع صوبہ ''وان'' کے پہاڑی علاقے ''گیواز'' میں 1500 بھیڑیں ایک ایک کرکے اونچی پہاڑی سے کود گئیں۔ان میں سے 450 بھیڑوں کی فوری موت ہوگئی اور چونکہ ساری بھیڑیں ایک ہی جگہ سے کودی تھیں اور پہلے سے گرنے والی بھیڑوں کے اوپر گری تھیں اس لیے اکثر بھیڑوں کی جان بچ گئی۔چرواہوں کے مطابق علی الصبح جب وہ وادی میں بھیڑیں چرانے گئے اور بھیڑوں کو چرتا ہوا چھوڑ کر ناشتہ کرنے کے بعد وہ سب ستارہے تھے کہ اس دوران یہ واقعہ پیش آیا۔ایک بھیڑ پہاڑ کی چوٹی سے ایک جگہ سے کودی جس کی دیکھا دیکھی 1500 بھیڑیں چوٹی سے کودگئیں اور جب وہ حادثہ کے مقام تک پہنچے تو چوٹی سے نیچے انہوں نے بے شمار بھیڑوں کو مردہ اور شدید زخمی حالت میں پایا۔یہ ان کے لیے ایک غیر معمولی اور چونکادینے والا واقعہ تھا اور ان کے مطابق پہلے ایسا کبھی نہیں ہوا۔بھیڑوں کے اس طرح ایک ساتھ کودنے کی وجہ آج تک معلوم نہیں ہوسکی۔گاؤں والوں نے بھیڑوں کی اس اجتماعی خودکشی کے عمل کو بھوت پریت سے منسوب کیا اور گاؤں چھوڑنے پر سوچ بچار کرنے لگے۔

جنوب وسطی یورپ میں واقع مشہور پہاڑی سلسلے ''الپس'' کی اونچی نیچی پہاڑیوں کے درمیان کئی قبیلے آباد ہیں، جن میں سے بیشتر گلہ بان ہیں۔اگست دوہزار نو میں سوئزرلینڈ کی حدود میں واقع گاؤں ''لاوٹر برنن'' کی پہاڑیوں کے درمیان ایک عجیب واقعہ پیش آیا، جب تین دن کے عرصے میں اٹھائیس گائیں، جن میں بچھڑے بھی شامل تھے، پہاڑی سے نیچے پتھریلی زمین پر کودتی دیکھی گئیں اور کودتے ہی مرگئیں۔مقامی افراد کے مطابق اس سے قبل ایسا واقعہ کبھی بھی پیش نہیں آیا تھا۔مقامی گلہ بانوں کا کہنا ہے کہ اس واقعے سے قبل علاقے میں زبردست بادوباراں کا طوفان آیا تھا۔ممکن ہے گایوں اور بچھڑوں نے زندگی ختم کرنے کا یہ عمل اس طوفان کے خوف میں مبتلا ہوکر انجام دیا ہو۔

(بحوالہ ایکسپریس نیوز 21 جون 2015ء)

اسی طرح 1905ء کے عشرے میں اوورٹن برج اس وقت دنیا کی توجہ کا مرکز بنا جب کتوں کے برج سے ندی میں کودنے کے پے در پے کئی واقعات ہوئے اور چند سالوں کے دوران 50 فٹ اونچے پل سے ندی میں کتوں کے کودنے کے 600 واقعات ہوئے جن میں سے 50 کتے اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے۔اس بارے میں کئی طرح کی قیاس آرائیاں کی جاتی رہی ہیں لیکن پل سے اس طرح کودنے کی کوئی حتمی وجہ سامنے نہیں آسکی۔

کتے اپنی وفادارانہ جبلت کی بناء پر اپنے مالک سے نہایت جذباتی تعلق رکھتے ہیں جس کا مشاہدہ آئے روز ہوتا رہتا ہے۔کئی ایسے واقعات ملتے ہیں جن میں مالک کی وفات پر پالتو کتوں نے کھانا پینا ترک کردیا یہاں تک

کہ بھوک سے ان کی موت واقع ہوگئی۔یا کسی جانور کا جیون ساتھی مرگیا تو دوسرے نے سوگ میں کھانا پینا چھوڑ دیا اور مرگیا۔کئی جنگلی جانور جب چڑیا گھر میں لائے گئے تو وہ وہاں کے ماحول سے مانوس نہ ہو پائے اور کھانا پینا چھوڑ دیا یہاں تک کہ وہ مرگئے۔

ٹارسیئر جو کہ بندروں کی نسل کا ایک چھوٹا سا جنگلی جانور ہے کے بارے میں بھی خیال کیا جاتا ہے کہ وہ گھبراکر خودکشی کرلیتے ہیں۔فلپائن کے جنگلات میں پایا جانے والا یہ چھوٹا سا بندر ہے جس کی جسامت فقط 45 ملی میٹر تک ہوتی ہے۔یہ نہایت حساس جانور ہے جو انسانوں کو اپنے اردگرد دیکھ کر گھبراجاتا ہے اور اپنے نزدیک موجود کسی بھی سخت چیز سے اپنے سر کو باربار ٹکراتا ہے۔اس کے سر کی ہڈی بہت پتلی ہوتی ہے، چنانچہ سر ٹکرانے سے اس کی موت واقع ہوجاتی ہے۔یہی وجہ ہے کہ اس کا شمار ان جانوروں میں ہوتا ہے جنہیں قید کرکے یا چڑیا گھر میں رکھنا ممکن نہیں۔ٹارسیئر کی رہائش والے علاقوں میں سیاحوں کو خصوصی ہدایات دی جاتی ہیں کہ وہ کسی قسم کا شور نہ کریں اور نہ ہی اپنے کیمرے کے فلیش آن کرکے تصاویر لیں اور نہ انہیں پکڑنے کی کوشش کریں۔

انسانوں اور جانوروں کا باہمی رشتہ ہزاروں صدیوں پر محیط ہے اور انسانی بقاء میں جانوروں کا کلیدی کردار رہا ہے۔لیکن کئی باتیں ایسی ہیں جو آج بھی دنیا کے سربستہ رازوں میں سے ہیں جن میں سے ایک جانوروں کی خودکشی بھی ہے۔گوکہ ہمارے سامنے جانوروں کی جان دینے کی ہزاروں مثالیں موجود ہیں لیکن ہم وثوق سے نہیں کہہ سکتے کہ یہ عمل فی الواقع خودکشی کے زمرے میں آتا ہے یا نہیں۔جانوروں کے تحفظ کے لیے قائم عالمی اداروں میں جانوروں کی خودکشی جیسے معاملات پر بھی تحقیق ہورہی ہے۔مستقبل میں شاید ہم اس سوال کا تسلی بخش جواب معلوم کرپائیں کہ ''کیا جانور بھی خودکشی کرتے ہیں''؟

بقیہ: احکام خداوندی...... از صفحہ 3

دین میں تجاوز نہ کرنا

یٰۤاَہۡلَ الۡکِتٰبِ لَا تَغۡلُوۡا فِیۡ دِیۡنِکُمۡ

(النساء:172)

اے اہل کتاب! اپنے دین میں حد سے تجاوز نہ کرو۔

اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامنے کا ارشاد

وَاعۡتَصِمُوۡا بِحَبۡلِ اللّٰہِ جَمِیۡعًا وَّلَا تَفَرَّقُوۡا

(آل عمران:104)

اور اللہ کی رسّی کو سب کے سب مضبوطی سے پکڑلو اور تفرقہ نہ کرو۔

خلافت جیسی عظیم نعمت کو دائمی بنانے کے احکامات

وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا مِنۡکُمۡ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسۡتَخۡلِفَنَّہُمۡ فِی الۡاَرۡضِ کَمَا اسۡتَخۡلَفَ الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِہِمۡ ۪ وَلَیُمَکِّنَنَّ لَہُمۡ دِیۡنَہُمُ الَّذِی ارۡتَضٰی لَہُمۡ وَلَیُبَدِّلَنَّہُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ خَوۡفِہِمۡ اَمۡنًا ؕ یَعۡبُدُوۡنَنِیۡ لَا یُشۡرِکُوۡنَ بِیۡ شَیۡئًا ؕ وَمَنۡ کَفَرَ بَعۡدَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡفٰسِقُوۡنَ ﴿۵۶﴾ وَاَقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَاَطِیۡعُوا الرَّسُوۡلَ لَعَلَّکُمۡ تُرۡحَمُوۡنَ ﴿۵۷﴾

(النور: 56-57)

تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے اُن سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اُس نے اُن سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا اور اُن کے لئے اُن کے دین کو، جو اُس نے اُن کے لئے پسند کیا، ضرور تمکنت عطا کرے گا اور اُن کی خوف کی حالت کے بعد ضرور اُنہیں امن کی حالت میں بدل دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے۔ میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔ اور جو اُس کے بعد بھی ناشکری کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو نافرمان ہیں۔ اور نماز کو قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور رسول کی اطاعت کرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔

(نوٹ:ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے مومنوں میں خلافت جیسی نعمت عظمیٰ کو جاری رکھنے کا وعدہ فرمایا ہے اور اُس کو جاری رکھنے اور اُس کے استحکام کے لئے مومنوں کو درج ذیل احکام دیئے ہیں)

حقیقی مومن بننا

1-اعمال صالحہ سے اپنے آپ کو مزین کرنا۔

2-اللہ کی عبادت کرنا اور اس کا کسی کو شریک نہ بنانا۔

3-نماز قائم کرنا۔

4-زکوۃ دیتے رہنا۔

5-رسول کی کامل اطاعت کرنا تا اللہ کا رحم ہو۔

(700احکام خداوندی از حنیف احمد محمود صفحہ 376-384)

والدہ صادقہ بیگم صاحبہ کا ذکرِ خیر

• مکرم وسیم احمد ظفر۔ مبلغ انچارج و نمائندہ الفضل آن لائن برازیل یہ افسوس ناک اطلاع بھجواتے ہیں۔

خاکسار کی والدہ مکرمہ صادقہ بیگم اہلیہ الحاج مولوی محمد شریف صاحب مرحوم (سابق اکاؤنٹنٹ جامعہ احمدیہ ربوہ) مؤرخہ 20 جون 2022ء کو نیویارک، امریکہ میں 98 برس کی عمر میں انتقال کر گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ مؤرخہ 21 جون کو خاکسار نے نماز جنازہ پڑھائی جس میں خاندان کے افراد شامل ہوئے۔ مؤرخہ 24 جون بروز جمعہ بیت الظفر نیویارک میں مولانا محمود احمد کوثر صاحب مربی سلسلہ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی جس میں احباب جماعت کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ اسی دن آپ کی میت مرکز احمدیت لے جائی گئی۔ جہاں مؤرخہ 27 جون کو صبح 11 بجے مولانا مبشر احمد کاہلوں صاحب مفتی سلسلہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد دعا کروائی۔ یہاں بھی باوجود سخت گرمی کے بڑی تعداد میں لوگوں نے جنازہ میں شرکت کی۔

آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک مخلص صحابی حضرت میاں فضل محمد ہرسیاں والے کی سب سے چھوٹی بیٹی تھیں۔ نانا جان نے بیعت کے بعد ایک خواب دیکھی تھی جس میں ان کی عمر 45 سال بتائی گئی تھی۔ آپ نے یہ خواب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو سنائی اور اپنی پریشانی کا اظہار کیا کہ بیعت کے بعد جماعت کی ترقیات دیکھنی تھیں۔ اس پر حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ اس بات پر قادر ہے کہ دوگنا کر دے۔ چنانچہ اس دعا کی برکت سے نانا جان عین 90 سال کی عمر میں فوت ہوئے۔ خاکسار کی والدہ کی پیدائش بھی اس دعا کے بعد کی ہے اور پھر آپ نے بھی لمبی عمر پائی۔

والدہ محترمہ نے بہت بھرپور اور فعال زندگی گزاری۔ آپ نے اپنے واقف زندگی شوہر کے ہمراہ ایک لمبا عرصہ وقف کی روح کیساتھ بڑی تنگی اور مشکل حالات میں انتہائی صبر، محنت اور وفا کے ساتھ گزارا۔ گھر میں 9 افراد کی جملہ ذمہ داریوں کے ساتھ ساتھ گھر میں ہی کم و بیش 20 سال دوکانداری بھی کی اور ان تمام تر مصروفیات کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بیسیوں بچوں کو قرآن کریم بھی پڑھاتی رہیں۔ باوجود نامساعد حالات کے آپ نے خود لمبا عرصہ سخت مشقت کی زندگی گزاری۔ لیکن سب بچوں کو اعلیٰ دینی و دنیاوی تعلیم دلوائی۔

آپ کا خلافت احمدیہ کیساتھ بڑا گہرا تعلق تھا۔ آپ کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے 4 خلفائے کرام کا زمانہ پانے کی سعادت ملی۔ عبادات کے قیام کا بھی ہر وقت خیال رہتا تھا۔ باقاعدگی سے بلند آواز سے تلاوت قرآن کریم کرتیں۔ جہاں خود سادہ زندگی بسر کی وہاں مالی قربانی میں ہمیشہ پیش پیش رہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے عین جوانی میں 20 سال کی عمر میں ہی نظام وصیت میں شامل ہونے کی توفیق ملی۔ صدقہ وخیرات کے علاوہ دیگر تحریکات خصوصاً مساجد فنڈ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔ اپنے سب بچوں کو ہمیشہ جماعت کے ساتھ جوڑے رکھا انہیں دین کی خدمت کی تلقین کرتی رہتیں اور دین کا کام کرتا دیکھ کر بہت خوش ہوتیں اور حوصلہ افزائی کرتیں ہمیشہ حضرت مصلح موعودؓ کا یہ شعر پڑھتیں اور بچوں کو نصیحت کے انداز میں سناتی رہتیں کہ

خدمتِ دین کو اک فضلِ الٰہی جانو
اس کے بدلہ میں کبھی طالبِ انعام نہ ہو

اپنے سسرال میں بھی آپ نے خاص مقام بنا کر رکھا اور بڑی بہو ہونے کے ناطے اپنے فرائض کو اس خوش اسلوبی اور محبت پیار کیساتھ ادا کیا کہ سب آپ کو ''ماں'' کا درجہ دیتے تھے۔ اپنی بہوؤں کو بھی بیٹیوں کی طرح پیار دیا۔ کہا کرتی تھیں کہ اپنی بیٹیاں تو دوسرے گھر چلی جاتی ہیں اصل میں تو یہ (بہوئیں) بیٹیاں ہیں۔ غرض بیشمار خوبیوں کی مالکہ تھیں۔ آپ نے پسماندگان میں مکرم ظریف احمد۔ میری لینڈ، امریکہ۔ مکرمہ عائشہ صدیقہ نارتھ کیرولینا، امریکہ۔ مکرم لطیف احمد طاہر، آسٹن۔ مکرم نعیم احمد۔ نیویارک۔ خاکسار۔ (وسیم احمد ظفر) نیشنل صدر و مبلغ انچارج جماعت احمدیہ برازیل اور ڈاکٹر کریم احمد شریف۔ صدر جماعت احمدیہ باسٹن، امریکہ شامل ہیں۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ جس ٹیم نے امریکہ میں لنگر خانہ کا آغاز کیا۔ ان میں والدہ محترمہ کے تین بیٹوں مکرم لطیف احمد طاہر، مکرم نعیم احمد اور مکرم کریم احمد شریف کو نمایاں خدمت کی سعادت ملی۔

آپ کی سب سے بڑی بیٹی صفیہ پروین صاحبہ 1996 میں 51 سال کی عمر میں اور سب سے چھوٹی بیٹی منصورہ ڈیڑھ سال کی عمر میں وفات پا گئی تھیں۔ وفات کے وقت آپ کے پوتے پوتیوں, نواسے نواسیوں اور انکے بچوں کی تعداد 75 تھی۔

نعیم بھائی انکی اہلیہ فوزیہ اور بچوں کو ایک لمبا عرصہ نیز ڈاکٹر کریم احمد شریف کو بالخصوص آخری ایام میں والدہ صاحبہ کی خصوصی خدمت کی توفیق ملی۔

یہ والدہ مرحومہ کی سعادت ہے کہ پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مؤرخہ 16 جولائی کو اسلام آباد یوکے میں آپ کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔ اللہ تعالیٰ والدہ ماجدہ سے مغفرت کا سلوک کرے۔ اپنے پیاروں میں جگہ دے۔ ان کے درجات بلند فرمائے۔ سب لواحقین کو صبر جمیل عطاء فرمائے نیز سب خدمت کرنے والوں کو اجر عظیم سے نوازے۔ آمین

بقیہ: تلخیص صحیح بخاری سوالاً و جواباً ...... از صفحہ 11

کی قراءت کی پیروی کر۔ پھر یقیناً اُس کا بیان کرنا ہمارے ہی ذمہ ہے۔

سوال: حضورؐ رمضان المبارک میں قرآن کس حد تک پڑھتے اور دیگر امور میں کیا معمول تھا؟

جواب: حضورؐ رمضان میں قرآن کریم کا ایک دور اس طرح کرتے کہ جبرائیل علیہ السلام آپؐ سے رمضان کی ہر رات میں ملاقات کرتے اور آپؐ کے ساتھ قرآن پڑھا کرتے تھے۔ اور دیگر امور میں نبی کریمؐ لوگوں کو بھلائی پہنچانے میں بارش لانے والی ہوا سے بھی زیادہ جود و کرم فرمایا کرتے تھے۔ غرض رسول اللہؐ رمضان میں سب لوگوں سے زیادہ سخی ہوا کرتے تھے۔

سوال: حضورؐ نے ہرقل کو خط کس کے ذریعہ اور کہاں بھجوایا؟

جواب: حضورؐ نے اپنے صحابی حضرت دحیہ کلبیؓ کے ہاتھ حاکم بُصریٰ کو بھیجا۔ اور اس نے وہ خط ہرقل کو بھیجا۔

سوال: ہرقل نے حضورؐ کے خط کے ساتھ کیا سلوک کیا؟

جواب: ہرقل نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خط مکمل غور اور عقیدت سے سنا۔

سوال: حضورؐ نے ہرقل کو کیا لکھا تھا؟

جواب: حضورؐ نے تحریر فرمایا: میں آپ کے سامنے دعوت اسلام پیش کرتا ہوں۔ اگر آپ اسلام لے آئیں گے تو آپ کو دین و دنیا میں سلامتی نصیب ہو گی۔ اللہ آپ کو دوہرا ثواب دے گا اور اگر آپ روگردانی کریں گے تو آپ کی رعایا کا گناہ بھی تجھ پہ ہو گا۔

اور یہ آیت لکھی ہے۔ قُلۡ یٰۤاَہۡلَ الۡکِتٰبِ تَعَالَوۡا اِلٰی کَلِمَۃٍ سَوَآءٍۢ بَیۡنَنَا وَ بَیۡنَکُمۡ اَلَّا نَعۡبُدَ اِلَّا اللّٰہَ وَ لَا نُشۡرِکَ بِہٖ شَیۡئًا وَّ لَا یَتَّخِذَ بَعۡضُنَا بَعۡضًا اَرۡبَابًا مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ ؕ فَاِنۡ تَوَلَّوۡا فَقُوۡلُوا اشۡہَدُوۡا بِاَنَّا مُسۡلِمُوۡنَ ﴿۶۵﴾

(آل عمران: 65)

تُو کہہ دے اے اہل کتاب! اس کلمہ کی طرف آ جاؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان مشترک ہے کہ ہم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہیں کریں گے اور نہ ہی کسی چیز کو اُس کا شریک ٹھہرائیں گے اور ہم میں سے کوئی کسی دوسرے کو اللہ کے سوا ربّ نہیں بنائے گا پس اگر وہ پھر جائیں تو تم کہہ دو کہ گواہ رہنا کہ یقیناً ہم مسلمان ہیں۔

DAILY LONDON ALFAZL ONLINE
www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION Download on the App Store ANDROID APP ON Google play
اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

ادارہ کا مضمون نویسوں، تبصرہ و مراسلہ نگاروں کے خیالات اور آراء سے متفق ہونا ضروری نہیں

رپورٹ:سدید احمد-معتمد مجلس خدام الاحمدیہ بلغاریہ

بلغاریہ میں عید الاضحیٰ

الحمدللہ، اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے اس سال بھی جماعت احمدیہ بلغاریہ کو عید الاضحیٰ بھرپور طریقے سے منانے کی توفیق عطاء فرمائی۔ جماعت احمدیہ بلغاریہ نے حقیقی عید کی روح کو مدِنظر رکھتے ہوئے سینکروں مستحق خاندانوں کے ساتھ مل کر اس عید کی خوشیاں منائیں اور اس طرح یہ عید بھی کامیابی سے اختتمام پذیر ہوئی۔

ہیومینٹی فرسٹ کے تعاون سے جماعت احمدیہ بلغاریہ نے سندانسکی (Sandanski) شہر میں اور سب سے زیادہ پسماندہ دیہاتوں میں جیسا کہ مِکریوو(Mikrevo)، والکوُوو(Valkovo)، یاوُورِنِتسا(Yavornitsa)،اور بلاگوایوگرد(Blagoevgrad) وغیرہ میں گوشت تقسیم کیا۔

عید الاضحیٰ کے دنوں میں جماعت احمدیہ بلغاریہ نے یوکرائنی پناہ گزینوں، پنشنرز، یتیموں، بیواؤں، معذوروں، اور میونسپلٹیز میں بھی گوشت تقسیم کے علاوہ مختلف مقامات، اسپتالوں،فائرسٹیشن، ایمرجینسی ڈیپارٹمنٹ اور دیگر مستحق خاندانوں میں براہ راست تیار کھانا بھی تقسیم کیا۔

اس کھانے کی تیاری میں لوکل رضا کاروں اور یوکرینین (Ukrainian) ریفیوجیز نے رضا کارانا طور پر حصہ لیا اور گھنٹوں کی انتھک محنت سے اسے تیار اور پھر تقسیم بھی کیا۔ اس کے علاوہ دزیگوروو (Dzhigurovo) گاؤں میں 300 سے زیادہ لوگوں کے لیے ایک عشائیہ کا اہتمام بھی کیا گیا۔

لوگوں نے خوشی کے ساتھ ساتھ حیرت کا اظہار بھی کیا کہ آج کے دور میں بھی ایسے اچھے لوگ موجود ہیں جو لوگوں کا خیال رکھتے ہیں اور

ان کی مدد کرتے ہیں اور اس کے لیے انہوں نے جماعت احمدیہ کا شکریہ بھی ادا کیا۔

اللہ تعالیٰ ہماری قربانیاں قبول فرمائے اورہمیں ہر وقت انسانیت کے کام آنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

ایک سبق آموزبات

قرض کے لین دین نیز ایک دوسرے کے پاس امانتاً رقم وغیرہ رکھوانے کے معاملات کو ضرور ضبطِ تحریر میں لانا چاہیے اکثر ان معاملات میں اعتبار کو بنیاد بناتے ہوئے ایسی باتوں کو لکھنے سے گریز کیا جاتا ہے۔ بعد ازاں اونچ نیچ کی صورت میں اعتبار بھی جاتا رہتا ہے اور تعلقات و رشتہ داری بھی پھوٹ کا شکار ہوتی ہے۔

اسی طرح بعض اوقات پیسے لینے دینے کے معاملہ میں بھی ایک دوسرے پر بھروسہ کی بنیاد پر، پیسے گنے (کاؤنٹ) کیے بغیر ہی رکھ لیے جاتے ہیں۔ بعد ازاں پیسوں میں کمی بیشی فریقین کے درمیان غلط فہمی پیدا کرنے کا باعث بنتی ہے۔ اگر بشری کمزوری کے تحت ہونے والی غلطی کے امکان کو مدِّنظر رکھا جائے اور فریقین ایک دوسرے کے سامنے ہی پیسے گِن لیں تو بہت سی قباحتوں سے بچا جا سکتا ہے۔

مرسلہ: ثمرہ خالد-جرمنی

طلوع وغروب آفتاب

17/اگست 2022ء	طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ	04:39	18:50
مدینہ منورہ	04:34	18:54
قادیان	04:27	19:10
ربوہ	04:07	18:50
اسلام آباد ٹلفورڈ	04:23	20:21

فقہی کارنر

قرآن کریم خوش الحانی سے پڑھنا اور سننا

حضرت مسیح موعودؑ سیر کے واسطے تشریف لے گئے خدام ساتھ تھے۔ حافظ محبوب الرحمٰن صاحب جو کہ اخویم منشی حبیب الرحمٰن صاحب رئیس حاجی پورہ اور بھائی جان منشی ظفر احمد صاحب کے عزیزوں میں سے ہیں ساتھ تھے۔حضرت نے حافظ صاحب کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ:

’’یہ قرآن شریف اچھا پڑھتے ہیں اور میں نے اسی واسطے ان کو یہاں رکھ لیا ہے کہ ہر روز ان سے قرآن شریف سنا کریں گے۔ مجھے بہت شوق ہے کہ کوئی شخص عمدہ صحیح خوش الحانی سے قرآن شریف پڑھنے والا ہو تو اس سے سنا کروں۔‘‘

پھر حافظ صاحب موصوف کو مخاطب کر کے حضرت نے فرمایا کہ:

’’آج آپ سیر میں کچھ سنائیں گے‘‘

چنانچہ تھوڑی دور جاکر آپ نہایت سادگی کے ساتھ ایک کھیت کے کنارے زمین پر بیٹھ گئے اور تمام خدام بھی زمین پر بیٹھ گئے اور حافظ صاحب نے نہایت خوش الھانی سے سورہ دہر پڑھی۔جس کے بعد آپ سیر کے واسطے آگے تشریف لے گئے۔

(اخبار بدر نمبر 17 جلد 6 مئورخہ 25 اپریل 1907ء صفحہ 7)

(داؤد احمد عابد۔ استاد جامعہ احمدیہ برطانیہ)